Digitized By Khilafat Library Rabwah

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت ۔ میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت

کیلئے

ہمیں خدمت کا موقعہ دیں!

میسرز

اٹلس انٹرنیشنل

فلیٹ نمبر ۴ ۔ دوسری منزل اچھرہ شاپنگ سنٹر

لاہور

فون: ۴۱۵۹۴۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

خالد

ربوہ

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی
(المصلح الموعودؓ)

تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں
(الہام مسیح موعودؑ)

الفہرس

جلد ۳۱
شمارہ ۵
مارچ ۱۹۸۴ء
امان ۱۳۶۳ھش

قیمت:
سالانہ ۲۵ روپے
ماہانہ ۲.۵۰ روپے

مدیر: منیر احمد جاوید
نائب مدیر: عبدالسمیع خان
معاونین: محمود احمد شاد، فضیل عیاض احمد

پبلشر: مبارک احمد خالد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی - ربوہ
کتابت: نورالدین خوشنویس دارالعلوم غربی ربوہ ؛ رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۸۳۰

اداریہ

ایک تاریک رات ـــــ جب ساری دُنیا اپنے سُود و زیاں سے بے نیاز نیند کی آغوش میں مزے لے رہی تھی ایک چھوٹی سی سُونی سی مسجد میں ایک وجود ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا کسی پل چین نہ آتا تھا کسی پہلو قرار نہ تھا۔ وہ رات بھر مسجد کے صحن میں بڑی بے قراری اور اضطراب کے عالم میں ٹہلتا رہا۔ پاس لیٹے ہوئے ایک خادم نے صبح دریافت کیا کہ آقا! رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے۔ کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی۔ فرمایا:۔

"میاں فتح دین! تم اس وقت جاگ رہے تھے؟ ہمیں تو جس وقت اسلام کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اسلام پر آ رہی ہیں اُن کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے۔ اور اسلام کا درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے۔"

اس قلبِ حزیں کی یہ نیم شبی دُعائیں اور کسک آخر رنگ لائی اور خدا نے اسلام کی شکستہ ناؤ کو ساحلِ مراد سے ہمکنار کرنے کے لیے آپ کو اس کا ناخدا بنا کر کھڑا کر دیا اور فرمایا "قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ" کہہ کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

تب سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی ہاری ہوئی بازی جیت لی۔ آپ کی راتوں نے اسلام کو صبحِ نو بخشی۔ حضور کا سوزِ دروں سینکڑوں دلوں میں تبلیغِ اسلام کی جوت جگا گیا اور آج ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا یہ پیغام مسیح موعود علیہ السلام کی پُر شوکت آواز ہی کی صدائے بازگشت ہے:۔

"تبلیغِ اسلام کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزارہا احمدی سینوں میں یہ لَو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا، اس کو بجھنے نہیں دینا، تمہیں خدائے بالا و برتر کی قسم کہ اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ خدائے ذوالجلال والاکرام کے مقدس نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اس شمعِ نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لَو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اُجالوں میں بدل دے گی۔" انشاء اللہ تعالیٰ۔

اے خدا! ایسا ہی کر۔ آمین ؂

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امامِ وقت کی پکار ۔ دعوۃ الی اللہ

• وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (حٰم السجدہ : ۳۴)

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط (توبہ : ۱۱۱)

اللہ نے مومنوں سے اُن کی جانوں اور اُن کے مالوں کو (اس وعدہ کے ساتھ) خرید لیا ہے کہ اُن کو جنت ملے گی۔

• عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يُّهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب دعاء النبی الی الاسلام)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔

• اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ الَّذِيْنَ يَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ الَّذِيْنَ يَرْوُوْنَ اَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر جلد ۲ ص۱۴۹)

فرمایا اے میرے اللہ! میرے نائبین اور میرے خلفاء پر رحم کرنا جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث اور میری سنت دنیا کے سامنے بیان کریں گے اور میری احادیث اور میری سنت ہی دنیا کو سکھائیں گے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک ہونے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ ..... اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جائیں۔" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۹۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فطرت میں تبلیغِ اسلام کا جوش اس قدر تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ "بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ اس جوش سے میرا دماغ نہ پھٹ جائے۔" (حیات النبی صفحہ ۱۵۰)

؎ موت کی رہ سے ملے گی اب تو دیں کو کچھ مدد
ورنہ دیں اے دوستو اک روز مر جانے کو ہے

بانی خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :۔

"ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ اور دنیا کے کناروں تک جا کر خدا کے نام کو پھیلا دو۔ اس راستہ میں تمہیں جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے مت گھبراؤ اور نہ ڈرو۔ اگر تمہیں اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنی پڑے تو کرو اور صرف ایک مقصد لے کر کھڑے ہو جاؤ اور اس عرفان کے خزانے کو دنیا میں پہنچاؤ جس کے لئے احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود خزانے تقسیم کرے گا مگر لوگ لیں گے نہیں۔ مسیح موعودؑ نے تمہیں قرآن کے خزانے دیئے ہیں ان کو تمام دنیا میں پہنچا دو اور پھیلا دو۔" (خطباتِ محمود جلد اوّل صفحہ ۶۹)

اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود نے جماعت کو بڑے شدّ و مدّ سے "دعوۃ الی اللہ" کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ :۔

"تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے مبلغ نہیں تھے تو آج کے بعد اُن کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا۔" (الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء)

"آج یہ وقت نہیں رہا کہ دس یا بیس یا سَو یا ہزار مبلغ کام کریں آج ساری جماعت کو اسلام کی خاطر میدان میں کودنا پڑے گا۔ اس کے بغیر اسلام زندہ نہیں ہو سکتا۔" (الفضل ۲۲ مئی ۱۹۸۳ء)

؎ مٹ جاؤں میں تو اس کی پرواہ نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کلام الامام امام الکلام

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا۔ اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔ اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلّت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔

یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی رُوح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمّت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا۔ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اُس کے ساتھ وہ میرے ساتھ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اُس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دُنیا و آخرت میں اُس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو، اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دُکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

؎ من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے[1]"

(انوار الاسلام صہ ۲۱-۲۲)

مجھ کو دے اک فوق عادت اے خدا جوش و تپش
جس سے ہو جاؤں میں غم میں دیں کے اک دیوانہ وار
وہ لگا دے آگ میرے دل میں ملّت کے لیئے
شعلے پہنچیں جس کے ہر دم آسماں تک بے شمار
اے خدا تیرے لیئے ہر ذرّہ ہو میرا فدا
مجھ کو دِکھلا دے بہارِ دیں کہ میں ہوں اشکبار

(دُرِّ ثمین)

---

[1] ترجمہ :۔ مَیں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن تُو میری پیٹھ دیکھے۔ مَیں تو وہ ہوں کہ خاک و خون میں تُو میرا سر دیکھے گا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکر الحبیب حبیبؑ

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

جب تو کسی بات کا پختہ ارادہ کر لے تو اللہ پر توکل کر۔

• جنگ اُحد کے لئے مدینہ سے باہر نکلنے سے قبل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر صحابہؓ سے مشورہ طلب فرمایا کہ مدینہ کے اندر رہ کر مقابلہ کرنا زیادہ بہتر ہے یا باہر نکل کر۔

بعض اکابر صحابہؓ نے یہ رائے دی کہ مدینہ میں ہی ٹھہر کر مقابلہ کرنا مناسب ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی رائے کو پسند فرمایا اور کہا کہ بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم مدینہ کے اندر رہ کر ان کا مقابلہ کریں لیکن اکثر صحابہؓ نے اور خصوصاً ان نوجوانوں نے جو بدر کی جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے اور اپنی شہادت سے خدمتِ دین کا موقعہ حاصل کرنے کے لئے بیتاب ہو رہے تھے بڑے اصرار کے ساتھ عرض کیا کہ شہر سے باہر نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کرنا چاہیئے۔ ان لوگوں نے اس قدر اصرار کے ساتھ اپنی رائے کو پیش کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے جوش کو دیکھ کر اُن کی بات مان لی اور فیصلہ فرمایا کہ ہم کھلے میدان میں نکل کر کفار کا مقابلہ کریں گے۔ جمعہ کی نماز کے بعد آپؐ نے مسلمانوں میں عام تحریک فرمائی کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے اس غزوہ میں شامل ہوں اور ثواب حاصل کریں۔ اس کے بعد آپؐ اندرونِ خانہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپؐ نے عمامہ باندھا، لباس پہنا اور پھر ہتھیار لگا کر اللہ کا نام لیتے ہوئے باہر تشریف لے آئے۔ لیکن اتنے عرصہ میں حضرت سعد بن معاذؓ رئیس قبیلہ اوس اور دوسرے اکابر صحابہؓ کے سمجھانے پر نوجوان پارٹی نے یہ غلطی مان لی کہ رسولِ خدا کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے تھا اور اُن میں سے اکثر پشیمانی کی طرف مائل تھے۔

جب ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہتھیار لگائے اور دوہری زرہ اور خود وغیرہ پہنے ہوئے تشریف لاتے دیکھا تو اُن کی ندامت اور بھی زیادہ ہو گئی اور انہوں نے قریباً یک زبان ہو کر عرض کیا کہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یا رسول اللہ! ہم سے غلطی ہوئی کہ ہم نے آپ کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے پر اصرار کیا۔ آپ جس طرح مناسب خیال فرماتے ہیں اُسی طرح کارروائی فرمائیں۔ انشاء اللہ اسی میں برکت ہوگی۔ آپ نے فرمایا

"خدا کے نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اُسے اُتار دے، قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے۔ پس اب اللہ کا نام لے کر چلو اور اگر تم نے صبر سے کام لیا تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہوگی۔" (بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب)

● حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ جب کرم دین صاحب سے مقدمات کا سلسلہ جاری تھا اور وہ لمبا ہو گیا۔ حضرت صاحبؑ کو ایک تاریخ پر قادیان سے تشریف لے جانا تھا۔ ایک دو روز پیشتر اس قدر بارش ہوئی کہ راستہ ناقابلِ گزر اور دشوار گزار بن گیا۔ سڑک پر سیلاب جاری تھا۔ جو احباب گورداسپور مقیم تھے انہوں نے خاص آدمی قادیان حضرت کو اطلاع کرنے کے لئے بھیجا کہ بارش بہت ہوئی ہے، راستہ خراب ہے، حضور تشریف نہ لاویں۔ اس سیلاب میں ہمارے بعض دوست گلے تک پانی میں گزر کر گورداسپور پہنچے۔ ان میں منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلہ کے مخلص دوست بھی تھے۔ حضرت کو یہ خبر اُس وقت پہنچی کہ حضور قادیان کے قصبہ سے باہر نکل چکے تھے اور بٹالہ کی سڑک پر طوفان نما سیلاب جاری تھا۔ آپؑ نے سُن کر فرمایا کہ نبی جب کمر باندھ لیتے ہیں تو کھولتے نہیں اور وہ اپنا عزم نہیں توڑتے۔" (اصحاب احمد جلد ۴ ص۳۷)

شرفِ مکالمہ مخاطبہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا ہے مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں ہرگز کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ کا نہ پاتا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات سے چند اقتباسات

افتتاحی خطاب ۲۶ر دسمبر ۱۹۸۳ء

(۱) "میں ان نفرت کرنے والوں کو خوب کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں کہ تم نفرتوں کی آگ جتنی چاہو بھڑکاؤ ہمارے صبر کو وہ آگ جلا نہیں سکے گی۔ بغض و عناد کے الاؤ روشن کرو جتنی تم میں ہمت ہے۔ اس میں ایندھن ڈالو اور بھڑکاؤ لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ احمدی جو تم سے محبت کرتا ہے اس محبت پر تمہاری نفرت کی آنچ نہیں آئے گی اور نہیں آئے گی اور نہیں آئے گی محبت زندہ کرنے کے لیے ہوتی ہے آج تک کبھی نفرت محبت پر غالب نہیں آئی۔ اس لیے میں اپنے نفرت کرنے والوں کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ ہماری طرف سے تمہیں ہمیشہ امن نصیب رہے گا۔ تمہارے دکھ اٹھا کر مرنے والے آخری سانسوں میں تمہیں دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہوں گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہی دعائیں ہیں جنہوں نے تمہاری تقدیر بدلنی ہے اور تمہیں ہلاکتوں سے بچانا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نفرتوں سے خوف کھا جائیں اور ڈر جائیں۔"

(۲) "خدا کی قسم ہمارے بدنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ انہیں کوّوں اور چیلوں کو کھلا دیا جائے۔ ہمیں خاک بنا دیا جائے۔ ہمیں جلا کر خاکستر کر دیا جائے اور اس خاک کو، اس راکھ کو سمندروں اور پانیوں میں بہا دیا جائے تب بھی ہمارے ذرّے ذرّے سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کی آوازیں بلند ہوں گی۔ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے رب کی طرف بلانا بھول جائیں، کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے ربّ کی طرف بلانا چھوڑ دیں۔ یہ تو ممکن نہیں، یہ تو ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ تکلیف ہمیں نہیں دی جا سکتی کیونکہ ہمیں اس کی تعلیم نہیں ہے۔ ہماری سرشت کے خلاف ہے۔ اللہ کی خاطر اللہ کی طرف بلانے والے لوگ دنیا کی دھمکیوں سے نہ کبھی پہلے ڈرے ہیں نہ کبھی آئندہ ڈریں گے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دیکھو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کے لئے یہ راستے طے کر کے معیّن فرما دیئے۔ خدا کی طرف بُلانے سے آپؐ کبھی باز نہ آئے۔"

(۳) "کیسے ممکن ہے کہ وہ دُکھ اور وہ تکلیفیں جن سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلامان پیچھے نہیں ہٹے اور تا دمِ آخر، آخری سانس تک اپنے رب کی طرف بُلاتے رہے ہم بے وفائی کریں اپنے اس آقاؐ سے اور ہم اس بات سے پیچھے ہٹ جائیں یہ ممکن نہیں۔ ہم جو تجدید عہد کر بیٹھے ہیں، ہم جنہوں نے آج حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین روحانی فرزند مسیح موعود کو سچا سمجھا اور آپ کی بات پر ایمان لائے اور آپ کے ہاتھوں پر ان سارے نیک عہدوں کی تجدید کی جو اس سے پہلے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر کئے جا چکے تھے ہم کیسے باز آجائیں، ہم کیسے رُک جائیں۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس محبت اور کس پیار سے اپنے رب کی طرف بُلایا ہے اور یہی دعوت ہماری ہے۔ ہم بھی اسی خدا کی طرف اسی محبت اور پیار سے بُلانے والے ہیں۔ تمہیں ہماری ذات سے کوئی خوف نہیں۔ ہم کبھی نفرت کی تعلیم نہ دیتے ہیں، نہ دی ہے نہ آئندہ کبھی دیں گے۔"

(۴) "ہم وہ آزاد قوم ہیں جن کی آزادی یعنی غیر اللہ کے خوف سے جن کی آزادی پہ کبھی کوئی تبر نہیں رکھ سکتا۔ اللہ کے ہیں اور اللہ کے رہیں گے۔ اس دُنیا میں بھی خدا کے ہیں اُس دُنیا میں بھی خدا کے حضور حاضر ہوں گے۔ اس لئے ہم سے بہتر، ہم سے یقینی امن کی زندگی اور کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی۔"

۲۷ دسمبر ۱۹۸۳ء خواتین سے خطاب

"سب سے حسین معاشرے کی جنّت جو نازل ہوئی وہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں نازل ہوئی۔ آپؐ نے بہترین اسوہ ہر آنے والی نسل کے لئے پیچھے چھوڑا ....

...... پس آج احمدی گھروں کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے گھروں میں تبدیل ہونا ہوگا۔ آج امن کی اور کوئی راہ نہیں ہے سوائے اس راہ کے۔ آج نجات کا کوئی راستہ نہیں مگر ایک راستہ کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اسوہ کو ہم قبول کرلیں ....

...... پس اے دُنیا کو امن اور آشتی کی خوشخبری دینے والے احمدی مردو اور عورتو! ضرور آگے بڑھو اور دُنیا کو اس کی طرف بُلاؤ لیکن یاد رکھنا کہ محمد مصطفےٰؐ کی عطا کردہ جنتیں ساتھ لیکر چلنا۔ یہی جنتیں ہیں جو آج دُنیا کو امن دیں گی۔ اس جنت کے بغیر گھر گھر میں جہنم بھڑ کائی جا رہی ہے۔"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دوسرے اجلاس سے خطاب - ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۳ء

"... آپ وہ جماعت ہیں جن کو کوئی خوف نہیں اور کوئی حزن نہیں ہے۔ آگے بڑھیں خدا کی خاطر قربانیوں میں اور خدا کے فضلوں کی بارشوں کو نازل ہوتے دیکھیں۔ مجھے تو حیرت ہوتی ہے اُن لوگوں پر جو جماعت پر خدا کے فضلوں کو دیکھ کر ان کی راہ میں روکیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زمین پر بہنے والے پانیوں کے سامنے تو کچھ دیر کے لیے روک لگائی جا سکتی ہے لیکن وہاں بھی لمبے عرصے کے لیے روک نہیں ڈالی جا سکتی۔ وہ رُکے ہوئے پانی چڑھ جاتے ہیں اور ہر بند کو توڑ دیا کرتے ہیں۔ لیکن وہ بارش جو آسمان سے نازل ہو رہی ہو اس کو بھی کبھی چھتوں نے روکا ہے اور وہ بارش جو مشرق تا مغرب محیط ہو چکی ہو جو شمال میں بھی برس رہی ہو اور جنوب میں بھی برس رہی ہو وہ ساری دُنیا میں اللہ کے فضلوں کے قطرے بن کر جماعت پر نازل ہو رہی ہے، کون ہے جس کی چھتری اس فضل کو روک دے گی، کون ہے جس کی چھت اس راہ میں حائل ہو جائے گی۔ اس لیے بے خوف ہو کر آپ آگے بڑھتے چلے جائیں۔ دعائیں کریں ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے، ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے، ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اُس نے نہ پہلے کبھی ہمیں چھوڑا ہے نہ آئندہ کبھی ہمیں چھوڑے گا۔"

۲۸ر دسمبر ۱۹۸۳ء — اختتامی خطاب

(۱) "اپنے حقوق مٹتے ہیں تو مٹنے دیجیے، اپنی جائیدادیں چھنتی ہیں تو چھننے دیجیے۔ آج اسلام کی زندگی آپ سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اسلام کے نام پر ہر موت قبول کر لیں لیکن محمد مصطفیٰؐ کے دین کو نہ مرنے دیں، نہ مرنے دیں، نہ مرنے دیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو، خدا آپ کے ساتھ ہو اور ہمیشہ اسلام کے لیے ہر قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(۲) "اے احمدی! اُٹھ اپنوں سے بھی اسلام کے لیے لڑ اور غیروں سے بھی اسلام کی خاطر لڑ اور محمد مصطفیٰؐ کی خاطر ہر تیر جو تیری طرف چلایا جاتا ہے اُسے خوشی سے قبول کر کہ اس سے بہتر کوئی موت نہیں ہے جو میرے آقا محمد مصطفیٰؐ کے راستہ میں آئے۔" ......

(۳) "لوگ دلیل مانگتے ہیں احمدیت کی صداقت کی۔ مَیں اس کے جواب میں حضرت مصلح موعودؓ کا یہ شعر پڑھ دیتا ہوں کہ ؎

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رُخِ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

آج سب دُنیا کے پروانے محمد مصطفیٰ ؐ پر درود بھیجنے کے لیئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں آج سب دُنیا سے پروانے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع پر اپنی جانیں فدا کرنے کے لیئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ آج سب دُنیا کے پروانے اللہ تعالیٰ کے عشق کے گیت گانے کے لیئے یہاں اکٹھے ہیں۔ یہ پروانے جب واپس لوٹیں گے تب بھی یہ گیت گاتے ہوئے واپس جائیں گے۔ ان کا تو اُٹھنا بیٹھنا اللہ اور رسول ؐ کی محبت بن چکا ہے۔۔۔۔۔"

(۴) "اے میرے پیارے احمدیو! میں بڑی دل کی گہرائی کی محبت سے آپ کو یہ دُعا دیتا ہوں کہ آپ ہزار مرتبہ جائیں مگر دس ہزار مرتبہ واپس آجایا کریں۔ بار بار ہم خدا کے ذکر کے لیئے یہاں اکٹھے ہوا کریں۔ بار بار یہاں اللہ تعالیٰ کی محبت کی شمعیں روشن ہوں۔ بار بار ہمارے سینوں سے محمد مصطفیٰ ؐ کے لیئے درود بلند ہوں۔ خدا کرے کہ یہ معاملہ محبت اور عشق کا بڑھتا ہی رہے اور پھیلتا ہی رہے اور ساری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔"

خوبصورت فریم اور عینک خریدنے کیلئے تشریف لائیں

ارشد آپٹیکل سروس

چوک کچہری بازار فیصل آباد

نیز عینک کی فٹنگ جدید آٹو میٹک کمپیوٹر مشین پر کی جاتی ہے۔

اساتذہ و طلباء کے لئے خاص رعایت

فون نمبر ۲۴۸۳۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ مردانہ حُسن کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے حُسنِ ظاہری پر ایک جامع تحریر

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حُلیۂ مبارک اور عاداتِ شریفہ کے متعلق یہ دلآویز تحریر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی ہے جسے ہم اپنے معزز قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں ——— ! (ادارہ)

"آپ کے تمام حُلیہ کا خلاصہ ایک فقرہ میں یہ ہو سکتا ہے کہ۔

"آپ مردانہ حُسن کے اعلیٰ نمونہ تھے"

مگر یہ فقرہ بالکل نامکمل رہے گا اگر اس کے ساتھ دوسرا یہ نہ ہو کہ "یہ حُسن انسانی ایک رُوحانی چمک دمک اور انوار اپنے ساتھ لیئے ہوئے تھا" اور جس طرح آپ جمالی رنگ میں اِس اُمّت کے لیئے مبعوث ہوئے تھے اسی طرح آپ کا جمال بھی خدا کی قدرت کا نمونہ تھا۔ اور دیکھنے والے کے دل کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ ......

جسم اور قد

آپ کا جسم دُبلا نہ تھا۔ نہ آپ بہت موٹے تھے البتہ آپ دوہرے جسم کے تھے۔ قد متوسّط تھا۔ اگرچہ ناپا نہیں گیا مگر اندازاً پانچ فٹ آٹھ انچ کے قریب ہوگا۔ کندھے اور چھاتی کشادہ اور آخر عمر تک سیدھے رہے۔ نہ کمر جھکی نہ کندھے۔ تمام جسم کے اعضاء میں تناسب تھا۔ یہ نہیں کہ ہاتھ بے حد لمبے ہوں یا ٹانگیں یا پیٹ اندازہ سے زیادہ نکلا ہُوا ہو۔ غرض کسی قسم کی بد صورتی آپ کے جسم میں نہ تھی۔ جلد آپ کی متوسط درجہ کی تھی نہ سخت نہ کھردری اور نہ ایسی ملائم جیسی عورتوں کی ہوتی ہے۔ آپ کا جسم پلپلا اور نرم نہ تھا بلکہ مضبوط اور جوانی کی سی سختی لیئے ہوئے۔ آخر عمر میں آپ کی کھال کہیں سے بھی نہیں لٹکی نہ آپ کے جسم پر جھُرّیاں پڑیں۔

آپ کا رنگ ــ

رنگم چو گندم است و بمو فرق بیّن ست

زاں ساں کہ آمدست در اخبارِ سرورم

آپ کا رنگ گندمی اور نہایت اعلیٰ درجہ کا گندمی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تھا۔ یعنی اس میں ایک نورانیت اور سُرخی جھلک مارتی تھی۔ اور یہ چمک جو آپ کے چہرہ کے ساتھ وابستہ تھی عارضی نہ تھی بلکہ دائمی۔ کبھی کسی صدمہ، رنج، ابتلاء، مقدمات اور مصائب کے وقت آپ کا رنگ زرد ہوتے نہیں دیکھا گیا۔ اور ہمیشہ چہرہ مبارک کندن کی طرح دمکتا رہتا تھا۔ کسی مصیبت اور تکلیف نے اس چمک کو دُور نہیں کیا۔ علاوہ اس چمک اور نور کے آپ کے چہرہ پر ایک بشاشت اور تبسم ہمیشہ رہتا تھا۔.....

آپ کے بال

آپ کے سر کے بال نہایت باریک، سیدھے، چکنے، چمکدار اور نرم تھے۔ اور مہندی کے رنگ سے رنگین رہتے تھے۔ گھنے اور کثرت سے نہ تھے بلکہ کم کم۔ اور نہایت ملائم تھے۔ گردن تک لمبے تھے۔ آپ نہ سر منڈواتے تھے نہ خشخاشی یا اس کے قریب کترواتے تھے بلکہ اتنے لمبے رکھتے تھے جیسے عام طور پر پٹے رکھے جاتے ہیں۔ سر میں تیل بھی ڈالتے تھے۔ چنبیلی یا حنا وغیرہ کا۔ یہ عادت تھی کہ بال سوکھے نہ رکھتے تھے۔

ریش مبارک

آپ کی داڑھی اچھی گھندار تھی۔ بال مضبوط، موٹے اور چمکدار سیدھے اور نرم حنا سے سُرخ رنگے ہوئے تھے۔ داڑھی کو لمبا چھوڑ کر حجامت کے وقت فاضل آپ کتروا دیتے تھے یعنی بے ترتیب اور ناہموار نہ رکھتے تھے بلکہ سیدھی نیچے کو اور برابر رکھتے تھے۔ داڑھی میں بھی ہمیشہ تیل لگایا کرتے تھے۔..... ریش مبارک تینوں طرف چہرہ کے تھی اور بہت خوبصورت۔ نہ اتنی کم کہ چھدری اور نہ صرف ٹھوڑی پر ہو۔ نہ اتنی کہ آنکھوں تک بال پہنچیں۔

وسمہ مہندی

ابتداء ایام میں آپ وسمہ اور مہندی لگایا کرتے تھے۔ پھر دماغی دورے بکثرت ہونے کی وجہ سے سر اور ریش مبارک پر آخر عمر تک مہندی ہی لگاتے رہے وسمہ ترک کر دیا تھا۔ البتہ کچھ روز انگریزی وسمہ بھی استعمال فرمایا مگر پھر ترک کر دیا۔ آخری دنوں میں میر حامد علی شاہ صاحب سیالکوٹی نے ایک وسمہ تیار کر کے پیش کیا تھا وہ لگاتے تھے۔ اس سے ریش مبارک میں سیاہی آگئی تھی۔ مگر اس کے علاوہ ہمیشہ بسوں مہندی پر ہی اکتفا کی جو اکثر جمعہ کے جمعہ یا بعض اوقات اور دنوں میں بھی آپ نائی سے لگوایا کرتے تھے۔

ریش مبارک کی طرح مونچھوں کے بال بھی مضبوط اور اچھے موٹے اور چمکدار تھے۔ آپ لبیں کترواتے تھے مگر نہ اتنی کہ جو وہابیوں کی طرح مونڈی ہوئی معلوم ہوں۔ نہ اتنی لمبی کہ ہونٹ کے کنارے سے نیچی ہوں۔

جسم پر آپ کے بال صرف سامنے کی طرف تھے، پُشت پر نہ تھے۔ اور بعض اوقات سینہ اور پیٹ کے بال آپ مونڈ دیا کرتے تھے یا کتروا دیتے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تھے۔ پنڈلیوں پر بہت کم بال تھے۔ اور جو تھے وہ نرم اور چھوٹے۔ اسی طرح ہاتھوں کے بھی۔

چہرہ مبارک

آپ کا چہرہ کتابی یعنی معتدل لمبا تھا۔ اور حالانکہ عمر شریف ۷۰ - اور ۸۰ کے درمیان تھی پھر بھی جھریوں کا نام ونشان نہ تھا۔ اور نہ متفکر اور غصہ ور طبیعت والوں کی طرح پیشانی پر شکن کے نشانات نمایاں تھے۔ رنج، فکر، تردد یا غم کے آثار چہرہ پر دیکھنے کی بجائے زیارت کنندہ اکثر تبسم اور خوشی کے آثار ہی دیکھتا تھا۔

آپ کی آنکھوں کی سیاہی، سیاہی مائل شربتی رنگ کی تھی۔ اور آنکھیں بہت بڑی بڑی تھیں۔ مگر پپوٹے اس وضع کے تھے کہ سوائے اُس وقت کے جب آپ ان کو خاص طور پر کھولیں ہمیشہ قدرتی غضِ بصر کے رنگ میں رہتی تھیں۔ بلکہ جب مخاطب ہو کر بھی کلام فرماتے تھے تو آنکھیں نیچی ہی رہتی تھیں۔ اسی طرح جب مردانہ مجالس میں بھی تشریف لیجاتے تو بھی اکثر ہر وقت نظر نیچے ہی رہتی تھی۔ گھر میں بھی بیٹھتے تو اکثر آپ کو یہ نہ معلوم ہوتا کہ اِس مکان میں اور کون کون بیٹھا ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی بیان کے قابل ہے کہ آپ نے کبھی عینک نہیں لگائی اور آپ کی آنکھیں کام کرنے سے کبھی نہ تھکتی تھیں۔ خدا تعالیٰ کا آپ کے ساتھ حفاظتِ عین کا ایک وعدہ تھا جس کے ماتحت آپ کی چشمانِ مبارک آخر وقت تک بیماری اور تکان سے محفوظ رہیں۔ البتہ

اَلسّلام علیکم لکھیں

حضرت مولانا شیر علی صاحب فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی حوالہ وغیرہ کا کام میاں معراج دین صاحب عمر لاہوری اور دوسرے لوگوں کے سپرد کیا۔ چنانچہ اس ضمن میں میاں معراج دین صاحب چھوٹی چھوٹی پرچیوں پر لکھ کر بار بار حضرت صاحب سے کچھ دریافت کرتے تھے اور حضرت صاحب جواب دیتے تھے کہ یہ تلاش کرو یا فلاں کتاب بھیجو۔ اسی دوران میں میاں معراج دین صاحب نے ایک پرچی حضرت صاحب کو بھیجی اور حضرت صاحب کو مخاطب کر کے بغیر السلام علیکم لکھے اپنی بات لکھ دی۔ اور چونکہ بار بار ایسی پرچیاں آتی جاتی تھیں اس لئے جلدی میں اُن کی اس طرف توجہ نہ گئی کہ السلام علیکم بھی لکھنا چاہیئے۔ حضرت صاحب نے جب اندر سے اس کا جواب بھیجا تو اس کے شروع میں لکھا کہ آپ کو السلام علیکم لکھنا چاہیئے تھا۔"

(سیرۃ المہدی جلد اوّل صـ۲۷)

پہلی رات کا ہلال آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں نظر نہیں آتا۔ ناک حضرت اقدس کی نہایت خوبصورت اور بلند بالا تھی۔ پتلی، سیدھی، اونچی اور موزوں۔ نہ پھیلی ہوئی تھی نہ موٹی۔ کان آنحضور کے متوسط یا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

متوسط سے ذرا بڑے۔ نہ باہر کو بہت بڑھے ہوئے نہ بالکل سر کے ساتھ لگے ہوئے قلمی آم کی قاش کی طرح اوپر سے بڑے نیچے سے چھوٹے۔ قوت شنوائی آپ کی آخر وقت تک عمدہ اور خدا کے فضل سے برقرار رہی۔

رخسار مبارک آپ کے نہ پچکے ہوئے اندر کو تھے نہ اتنے موٹے کہ بہت باہر کو نکل آویں۔ نہ رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں۔ بھنویں آپ کی الگ الگ تھیں۔ پیوستہ ابرو نہ تھے۔

پیشانی اور سر مبارک

پیشانی مبارک آپ کی سیدھی اور بلند اور چوڑی تھی اور نہایت درجہ کی فراست اور ذہانت آپ کی جبین سے ٹپکتی تھی۔ علم قیافہ کے مطابق ایسی پیشانی بہترین نمونہ اعلیٰ صفات اور اخلاق کا ہے یعنی جو سیدھی ہو نہ آگے کو نکلی ہوئی نہ پیچھے کو دھنسی ہوئی۔ اور بلند ہو یعنی اونچی اور کشادہ ہو اور چوڑی ہو۔ بعض پیشانیاں گو اونچی ہوں مگر چوڑان ماتھے کی تنگ ہوتی ہے۔ آپ میں یہ تینوں خوبیاں جمع تھیں۔ اور پھر یہ خوبی کہ چین جبیں بہت کم پڑتی تھی۔ سر آپ کا بڑا تھا۔ خوبصورت بڑا تھا اور علم قیافہ کی رو سے ہر سمت سے پورا تھا۔ یعنی لمبا بھی تھا، چوڑا بھی تھا۔ اونچا بھی اور سطح اوپر کی اکثر حصہ ہموار اور پیچھے سے بھی گولائی درست تھی آپ کی کنپٹی کشادہ تھی اور آپ کی کمال عقل پہ دلالت کرتی تھی۔

لب مبارک

آپ کے لب مبارک پتلے نہ تھے۔ مگر تاہم ایسے موٹے بھی نہ تھے کہ برے لگیں۔

دہانہ آپ کا متوسط تھا اور جب بات نہ کرتے ہوں تو منہ کھلا نہ رہتا تھا۔ بعض اوقات مجلس میں جب خاموش بیٹھے ہوں تو آپ عمامہ کے شملہ سے دہان مبارک ڈھک لیا کرتے تھے۔ دندان مبارک آپ کے آخر عمر میں کچھ خراب ہو گئے تھے یعنی کیڑا بعض ڈاڑھوں کو لگ گیا تھا جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک ڈاڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا تھا کہ اس سے زبان میں زخم پڑ گیا تو ریتی کے ساتھ اس کو گھسوا کر برابر بھی کرایا تھا مگر کبھی کوئی دانت نکلوایا نہیں۔ مسواک آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔

پیر کی ایڑیاں آپ کی بعض دفعہ گرمیوں کے موسم میں پھٹ جایا کرتی تھیں۔

اگرچہ گرم کپڑے سردی گرمی برابر پہنتے تھے۔ تاہم گرمیوں میں پسینہ بھی خوب آ جاتا تھا مگر آپ کے پسینہ میں کبھی بو نہیں آتی تھی خواہ کتنے ہی دن بعد کرتا بدلیں اور کیسا ہی موسم ہو۔

گردن مبارک

آپ کی گردن متوسط لمبائی اور موٹائی میں تھی۔ آپ اپنے مطاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ان کے اتباع میں ایک حد تک جسمانی زینت کا خیال ضرور رکھتے تھے۔ غسل جمعہ، حجامت، حنا، مسواک، روغن اور خوشبو، کنگھی اور آئینہ کا استعمال برابر مسنون طریق پر آپ فرمایا کرتے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تھے مگر ان باتوں میں انہماک آپ کی شان سے بہت دُور تھا۔

لباس سب سے اوّل یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ آپ کو کسی قسم کے خاص لباس کا شوق نہ تھا۔ آخری ایام کے کچھ سالوں میں آپ کے پاس کپڑے سادے اور سِلے سلائے بطور تحفہ کے بہت آتے تھے۔ خاص کر کوٹ، صدری اور پاجامہ قمیص وغیرہ جو اکثر شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری ہر عید بقر عید کے موقعہ پر اپنے ہمراہ نذر لاتے تھے وہی آپ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ مگر علاوہ ان کے کبھی کبھی آپ خود بھی بنوا لیا کرتے تھے۔ عمامہ تو اکثر خود ہی خرید کر باندھتے تھے۔ جس طرح کپڑے بنتے تھے اور استعمال ہوتے تھے اسی طرح ساتھ ساتھ خرچ بھی ہوتے جاتے تھے۔ یعنی ہر وقت تبرّک مانگنے والے طلب کرتے رہتے تھے۔ بعض دفعہ تو یہ نوبت پہنچ جاتی کہ آپ ایک کپڑا بطور تبرّک کے عطا فرماتے تو دوسرا بنوا کر اس وقت پہننا پڑتا اور بعض سمجھدار اس طرح بھی کرتے تھے کہ مثلاً ایک کپڑا اپنا بھیج دیا اور ساتھ عرض کر دیا کہ حضور ایک اپنا اُترا ہوا تبرّک مرحمت فرما دیں۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب آپ کے لباس کی ساخت سنیئے۔ عموماً یہ کپڑے آپ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ کُرتہ یا قمیص، پائجامہ، صدری، کوٹ، عمامہ اس کے علاوہ رومال بھی ضرور رکھتے تھے۔ اور جاڑوں میں جرابیں۔ آپ کے سب کپڑوں میں خصوصیت

> حضرت حاجی عبدالحمید صاحب لدھیانوی فرماتے ہیں کہ:-
>
> "ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ میں تھے۔ میرے مکان میں ایک نیم کا درخت تھا۔ چونکہ برسات کا موسم تھا اس کے پتّے بڑے خوشنما طور پر سرسبز تھے۔ حضورؑ نے مجھے فرمایا۔ حاجی صاحب اِس درخت کے پتّوں کی طرف دیکھئے کیسے خوشنما ہیں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اُس وقت دیکھا کہ آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔"
>
> (سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ ۶۰)

یہ تھی کہ وہ بہت کھُلے کھُلے ہوتے تھے۔ اور اگرچہ شیخ صاحب مذکور کے آوردہ کوٹ انگریزی طرز کے ہوتے مگر وہ بھی بہت کشادہ اور لمبے یعنی گھٹنوں سے نیچے ہوتے تھے۔ اور جُبّہ اور چوغہ بھی جو آپ پہنتے تھے تو وہ بھی ایسے لمبے کہ بعض تو اُن میں سے ٹخنے تک پہنچتے تھے۔ اسی طرح کُرتے اور صدریاں بھی کشادہ ہوتی تھیں۔

بنیان آپ کبھی نہ پہنتے تھے بلکہ اس کی تنگی سے گھبراتے تھے۔ گرم قمیص جو پہنتے تھے اُن کا اکثر اُوپر کا بٹن کھُلا رکھتے تھے۔ اسی طرح صدری اور کوٹ کا اور قمیص کے کفوں میں اگر بٹن ہوں تو وہ بھی ہمیشہ کھُلے رہتے تھے۔ آپ کا طرزِ عمل گویا اٰغا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

من المتکلفین" کے ماتحت تھا کہ کسی مصنوعی جکڑ بندی میں جو شرعاً غیر ضروری ہے پابند رہنا آپ کے مزاج کے خلاف تھا اور نہ آپ کو کبھی یہ پروا تھی کہ لباس عمدہ ہے یا برش کیا ہوا ہے یا بٹن سب درست لگے ہوئے ہیں یا نہیں۔ صرف لباس کی اصل غرض مطلوب تھی۔ ......

...... آپ کو دیکھ کر کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس شخص کی زندگی میں یا لباس میں کسی قسم کا بھی تصنع ہے یا یہ زیب و زینتِ دنیوی کا دلدادہ ہے۔ ہاں البتہ والرجز فاھجر کے ماتحت آپ صاف اور ستھری چیز ہمیشہ پسند فرماتے اور گندی اور میلی چیز سے سخت نفرت رکھتے صفائی کا اس قدر اہتمام تھا کہ بعض اوقات آدمی موجود نہ ہو تو بیت الخلاء میں خود فینائل ڈالتے تھے۔

عمامہ شریف آپ ململ کا باندھا کرتے تھے۔ اور اکثر۔ اگز یا کچھ اوپر لمبا ہوتا تھا۔ شملہ آپ لمبا چھوڑتے تھے کبھی کبھی شملہ کو آگے ڈال لیا کرتے اور کبھی اس کا پلہ دہنِ مبارک پر بھی رکھ لیتے جبکہ مجلس میں خاموشی ہوتی۔ عمامہ کے باندھنے کی آپ کی خاص وضع تھی۔ نوک تو ضرور سامنے ہوتی مگر سر پر ڈھیلا ڈھالا لپٹا ہوا ہوتا تھا۔ عمامہ کے نیچے اکثر رومی ٹوپی رکھتے تھے اور گھر میں عمامہ اتار کر صرف یہ ٹوپی ہی پہنے رہا کرتے۔ مگر نرم قسم کی دوہری جو سخت قسم کی نہ ہوتی۔

جرابیں آپ سردیوں میں استعمال فرماتے اور ان پر مسح فرماتے۔ بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے۔ مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آجاتی کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی۔ اگر جراب کہیں سے کچھ پھٹ جاتی تو بھی مسح جائز رکھتے بلکہ فرماتے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایسے موزوں پر بھی مسح کر لیا کرتے تھے جن میں سے ان کی انگلیوں کے پوٹے باہر نکلے رہا کرتے۔

جوتی آپ کی دیسی ہوتی خواہ کسی وضع کی ہو۔ پٹھواری، لاہوری، لدھیانوی، سلیم شاہی ہر وضع کی پہن لیتے مگر ایسی جو کھلی کھلی ہو۔ انگریزی بوٹ کبھی نہیں پہنا۔ گرگابی حضرت صاحب کو پہنے میں نے نہیں دیکھا۔

جوتی اگر تنگ ہوتی تو اس کی ایڑی بٹھا لیتے مگر ایسی جوتی کے ساتھ باہر تشریف نہیں لیجاتے تھے۔ لباس کے ساتھ ایک چیز کا اور بھی ذکر کر دیتا ہوں وہ یہ کہ آپ عصا ضرور رکھتے تھے۔ گھر میں یا جب مسجد مبارک میں روزانہ نماز کو جانا ہوتا تب تو نہیں مگر مسجد اقصیٰ کو جانے کے وقت یا جب باہر سیر وغیرہ کے لئے تشریف لاتے تو ضرور ہاتھ میں ہوا کرتا تھا۔ اور موٹی اور مضبوط لکڑی کو پسند فرماتے مگر کبھی اس پر سہارا یا بوجھ دیکر نہ چلتے تھے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جیسے اکثر ضعیف العمر آدمیوں کی عادت ہوتی ہے۔

موسم سرما میں ایک دُھسّہ لے کر آپ مسجد میں نماز کے لئے تشریف لایا کرتے تھے جو اکثر آپ کے کندھے پر پڑا ہوا ہوتا تھا۔ اور اُسے اپنے آگے ڈال لیا کرتے تھے۔ جب تشریف رکھتے تو پھر پیروں پر ڈال لیتے ......

...... آپ کے پاس کچھ کنجیاں بھی رہتی تھیں یہ یا تو رومال میں یا اکثر ازار بند میں باندھ کر رکھتے۔ روئی دار کوٹ پہننا آپ کی عادت میں داخل تھا نہ ایسی رضائی اوڑھ کر باہر تشریف لاتے بلکہ چادر پشمینہ کی یا دُھسّہ رکھا کرتے تھے اور وہ بھی سر پر کبھی نہیں اوڑھتے تھے بلکہ کندھوں اور گردن تک رہتی تھی۔ گلوبند اور دستانوں کی آپ کو عادت نہ تھی۔ بستر آپ کا ایسا ہوتا تھا کہ ایک لحاف جس میں ۵-۱ سیر روئی کم از کم ہوتی تھی اور اچھا لمبا چوڑا ہوتا تھا۔ چادر بستر کے اُوپر اور تکیہ اور توشک۔ توشک آپ گرمی جاڑے دونوں موسموں میں بسبب سردی کی ناموافقت کے بچھواتے تھے۔

تحریر وغیرہ کا سب کام پلنگ پر ہی اکثر فرمایا کرتے اور دوات قلم، بستہ اور کتابیں یہ سب چیزیں پلنگ پر موجود رہا کرتی تھیں۔ کیونکہ یہی جگہ میز کرسی اور لائبریری سب کا کام دیتی تھی اور ما انا من المتکلّفین کا عملی نظارہ خوب واضح طور پر نظر آتا تھا۔

ایک بات کا ذکر کرنا میں بھول گیا۔ وہ یہ کہ

نماز میں سوز

حضرت قاضی امیر حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ :-

"ایک دفعہ حضرت مولانا نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ) قادیان سے باہر گئے ہوئے تھے۔ میں مغرب کی نماز میں آیا تو دیکھا کہ آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت صاحبؑ نے چھوٹی چھوٹی دو سورتیں پڑھیں مگر سوز و درد سے لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ جب آپؑ نے نماز ختم کرائی تو میں آگے ہوا۔ مجھے دیکھ کر آپ نے فرمایا قاضی صاحب! میں نے آپ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کو نہیں پایا۔ مجھے اس نماز میں سخت تکلیف ہوئی ہے۔ عشاء کی نماز آپ پڑھائیں"

(سیرۃ المہدی جلد اوّل صا۱)

آپ امیروں کی طرح ہر روز کپڑے نہ بدلا کرتے تھے بلکہ جب اُن کی صفائی میں فرق آنے لگتا تب بدلتے تھے۔

خوراک کی مقدار

...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر بھی اکثر ایک سالن ہی ہوتا تھا بلکہ ستو یا صرف کھجور یا دودھ کا ایک پیالہ ہی ایک

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غذا ہوا کرتی تھی۔ اسی سُنّت پر ہمارے حضرت اقدس علیہ السلام بھی بہت ہی کم خور تھے۔ اور بمقابلہ اس کام اور محنت کے جس میں حضورؑ دن رات لگے رہتے تھے اکثر حضور کی غذا دیکھی جاتی تو بعض اوقات حیرانی سے بے اختیار لوگ یہ کہہ اُٹھتے تھے کہ اتنی خوراک پر یہ شخص زندہ کیونکر رہ سکتا ہے خواہ کھانا کیسا ہی عمدہ اور لذیذ ہو اور کیسی ہی بھوک ہو آپ کبھی حلق تک ٹھونس کر نہیں کھاتے تھے۔ عام طور پر دن میں دو وقت مگر بعض اوقات جب طبیعت خراب ہوتی تو دن بھر میں ایک ہی دفعہ کھانا نوش فرمایا کرتے تھے۔ علاوہ اس کے چائے وغیرہ ایک پیالی صبح کو بطور ناشتہ بھی پی لیا کرتے تھے۔ مگر جہاں تک مَیں نے غور کیا آپ کو لذیذ مزیدار کھانے کا ہرگز شوق نہ تھا۔

اوقات

معمولاً آپ صبح کا کھانا ۱۰ بجے سے ظہر کی اذان تک اور شام کا نماز مغرب کے بعد سے سونے کے وقت تک کھا لیا کرتے تھے کبھی شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا تھا کہ دن کا کھانا آپ نے بعد ظہر کھایا ہو۔ شام کا کھانا مغرب سے پہلے کھانے کی عادت نہ تھی۔ مگر کبھی کبھی کھا لیا کرتے تھے۔ مگر معمول دو طرح کا تھا۔ جن دنوں میں آپ بعد نماز مغرب عشاء تک باہر تشریف رکھا کرتے تھے اور کھانا گھر میں کھایا کرتے تھے اُن دنوں میں یہ وقت عشاء کے بعد ہوا کرتا تھا ورنہ مغرب اور عشاء کے درمیان۔

مدّتوں آپ باہر مہمانوں کے ہمراہ کھانا کھایا کرتے تھے اور یہ دسترخوان گول کمرہ یا مسجد مبارک میں بچھا کرتا تھا اور خاص مہمان آپ کے ہمراہ دسترخوان پر بیٹھا کرتے تھے۔ یہ عام طور پر وہ لوگ ہوا کرتے تھے جن کو حضرت صاحب نامزد کر دیا کرتے تھے۔ ایسے دسترخوان پر تعداد کھانے والوں کی دس سے بیس پچیس تک ہو جایا کرتی تھی۔

گھر میں جب کھانا نوشِ جاں فرماتے تھے تو آپ کبھی تنہا مگر اکثر ام المومنین اور کسی ایک یا سب بچوں کو ساتھ لیکر تناول فرمایا کرتے تھے۔ یہ عاجز کبھی قادیان میں ہوتا تو اس کو بھی شرف اس خانگی دسترخوان پر بیٹھنے کا مل جایا کرتا تھا۔

سحری آپ ہمیشہ گھر میں ہی تناول فرماتے تھے۔ اور ایک دو موجودہ آدمیوں کے ساتھ۔ یا تنہا سوائے گھر کے باہر جب کبھی آپ کھانا کھاتے تو آپ کسی کے ساتھ نہ کھاتے تھے۔ یہ آپ کا حکم نہ تھا مگر خدام آپ کی عزت کی وجہ سے ہمیشہ الگ ہی برتن میں کھانا پیش کیا کرتے تھے۔ اگرچہ اور مہمان بھی سوائے کسی خاص مہمان کے الگ الگ ہی برتنوں میں کھایا کرتے تھے۔

کس طرح کھانا تناول فرماتے تھے

جب کھانا آگے رکھا جاتا یا دسترخوان بچھتا تو آپ اگر مجلس میں ہوتے تو یہ پوچھ لیا کرتے "کیوں جی شروع کریں؟" مطلب یہ کہ کوئی مہمان رہ تو نہیں گیا یا سب کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آگے کھانا آگیا۔ پھر آپ جواب ملنے پر کھانا شروع کرتے اور تمام دوران میں نہایت آہستہ آہستہ چبا چبا کر کھاتے۔ کھانے میں کوئی جلدی آپ سے صادر نہ ہوتی۔ آپ کھانے کے دوران میں ہر قسم کی گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ سالن آپ بہت کم کھاتے تھے اور اگر کسی خاص دعوت کے موقعہ پر دو تین قسم کی چیزیں سامنے ہوں تو اکثر صرف ایک ہی پر ہاتھ ڈالا کرتے تھے۔ اور سالن کی جو رکابی آپ کے آگے سے اٹھتی تھی وہ اکثر ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا اسے کسی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ بہت بوٹیاں یا ترکاری آپ کو کھانے کی عادت نہ تھی بلکہ صرف لعاب سے اکثر چھو کر ٹکڑا کھا لیا کرتے تھے۔ لقمہ چھوٹا ہوتا تھا اور روٹی کے ٹکڑے آپ بہت سے کر لیا کرتے تھے۔ اور یہ آپ کی عادت تھی۔ دسترخوان سے اٹھنے کے بعد سب سے زیادہ ٹکڑے روٹی کے آپ کے آگے سے ملتے تھے اور لوگ بطور تبرک کے اُن کو اٹھا کر کھا لیا کرتے تھے۔ آپ اس قدر کم خور تھے کہ باوجودیکہ سب مہمانوں کے برابر آپ کے آگے کھانا رکھا جاتا تھا مگر پھر بھی سب سے زیادہ آپ کے آگے سے بچتا تھا۔ ......

...... ایک بات یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آپ کو اپنے کھانے کی نسبت اپنے مہمانوں کے کھانے کا زیادہ فکر رہتا تھا اور آپ دریافت فرما لیا کرتے کہ فلاں مہمان کو کیا کیا پسند ہے اور کس کس چیز کی اس کو عادت ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا جب تک نکاح نہیں ہوا تب تک آپ کو اُن کی خاطرداری کا اس قدر اہتمام تھا کہ روزانہ خود اپنی نگرانی میں اُن کے لئے دودھ، چائے، بسکٹ، مٹھائی، انڈے وغیرہ برابر صبح کے وقت بھیجا کرتے اور پھر لیجانے والے سے دریافت بھی کر لیتے تھے کہ انہوں نے اچھی طرح سے کھا بھی لیا۔ تب آپ کی تسلی ہوتی۔ اسی طرح خواجہ صاحب کا بڑا خیال رکھتے اور بار بار دریافت فرمایا کرتے کہ کوئی مہمان بھوکا تو نہیں رہ گیا یا کسی کی طرف سے ملازمان لنگرخانہ نے تغافل تو نہیں کیا۔ بعض موقعہ پر ایسا ہوا کہ کسی مہمان کے لئے سالن نہیں بچا یا وقت پر اُن کے لئے کھانا رکھنا بھول گیا تو اپنا سالن یا سب کھانا اُس کے لئے اٹھوا کر بھجوا دیا۔

...... آپ کو کوئی عادت کسی چیز کی نہ تھی ہاں البتہ کبھی کبھی دل کی تقویت یا کھانے کے بعد منہ کی صفائی کے لئے یا کبھی گھر میں سے پیش کر دیا گیا تو کھا لیا کرتے تھے۔ یا کبھی کھانسی نزلہ یا گلے کی خراش ہوئی تو بھی استعمال فرمایا کرتے تھے۔ حقہ تمبا کو کو آپ ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ ایک موقعہ پر کچھ حقہ نوشوں کو نکال بھی دیا تھا۔ ہاں جن ضعیف العمر لوگوں کو مدت العمر سے عادت لگی ہوئی تھی اُن کو آپ نے بسبب مجبوری کے اجازت دیدی تھی۔ کئی احمدیوں نے تو اس طرح پر حقہ چھوڑا کہ ان کو قادیان میں وارد ہونے کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وقت حُقّہ کی تلاش میں تکیوں میں یا مرزا نظام الدین وغیرہ کی ٹولی میں جانا پڑتا تھا۔ اور حضرت صاحب کی مجلس سے اُٹھ کر وہاں جانا چونکہ بہشت سے نکل کر دوزخ میں جانے کا حکم رکھتا تھا اس لئے باغیرت لوگوں نے ہمیشہ کے لئے حُقّہ کو الوداع کہی۔ ....

کھانے میں مجاہدہ

اس جگہ یہ بھی ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ نے اوائل عمر میں گوشۂ تنہائی میں بہت بہت مجاہدات کئے ہیں اور ایک موقعہ پر متواتر چھ ماہ کے روزے منشاءِ الٰہی سے رکھے۔ اور خوراک آپؑ کی صرف نصف روٹی یا کم روزہ افطار کرنے کے بعد ہوتی تھی۔ اور سحری بھی نہ کھاتے تھے اور گھر سے جو کھانا آتا وہ چھپا کر کسی مسکین کو دیدیا کرتے تھے۔ تاکہ گھر والوں کو معلوم نہ ہو۔ مگر اپنی جماعت کے لئے عام طور پر آپ نے ایسے مجاہدے پسند نہیں فرمائے بلکہ اس کی جگہ تبلیغ اور قلمی خدمات کو مخالفانِ اسلام کے برخلاف اس زمانہ کا جہاد قرار دیا۔ پس ایسے شخص کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ دُنیا وی لذتوں کا خواہشمند ہے سراسر ظلم نہیں تو کیا ہے؟"

(سیرۃ المہدی جلد دوم صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۷)

"وَسِّعْ مَكَانَكَ" کا حکم پہلی دفعہ پورا کیا گیا

حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری فرماتے ہیں:-

"جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وَسِّعْ مَكَانَكَ (یعنی اپنا مکان وسیع کر) کا الہام ہوا تو حضورؑ نے مجھ سے فرمایا کہ مکانات بنوانے کے لئے تو ہمارے پاس روپیہ ہے نہیں۔ اس حکمِ الٰہی کی اس طرح تعمیل کر دیتے ہیں کہ دو تین چھپّر بنوا لیتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے مجھے اس کام کے واسطے حکیم محمد شریف صاحب کے پاس بھیجا جو حضور کے پُرانے دوست تھے اور جن کے پاس حضور اکثر امرتسر میں ٹھہرا کرتے تھے۔ تاکہ میں اُن کی معرفت چھپّر باندھنے والے اور چھپّروں کا سامان لے آؤں۔ چنانچہ میں جاکر حکیم صاحب کی معرفت امرتسر سے آدمی اور چھپّر لے آیا اور حضرت صاحب نے اپنے مکان میں تین چھپّر تیار کروائے۔ یہ چھپّر کئی سال تک رہے پھر ٹوٹ پھوٹ گئے۔"

(سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ ۱۲۶)

اس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر　☆　جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرورِ روزگار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جَرِیُّ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ عالیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ عالیہ پر ایک نہایت جامع مضمون حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے تحریر فرمایا تھا جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب سیرۃ المہدی جلد سوم کی زینت بنا۔ اس کے حوالے سے یہ قیمتی مضمون شاملِ اشاعت ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اخلاق میں کامل تھے یعنی :-

آپ نہایت رؤف رحیم تھے، سخی تھے، مہمان نواز تھے، اشجع الناس تھے۔ ابتلاؤں کے وقت جب لوگوں کے دل بیٹھے جاتے تھے آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے تھے۔ عفو، چشم پوشی، فیاضی، دیانت، خاکساری، صبر، شکر، استغناء، حیا، غضِ بصر، عفت، محنت، قناعت، وفاداری، بے تکلفی، سادگی، شفقت، ادبِ الٰہی، ادبِ رسولؐ و بزرگانِ دین، حلم، میانہ روی، ادائیگی حقوق، ایفائے وعدہ، چستی، ہمدردی، اشاعتِ دین، تربیت، حُسنِ معاشرت، مال کی نگہداشت، وقار، طہارت، زندہ دلی اور مزاح، رازداری، غیرت، احسان، حفظِ مراتب، حُسنِ ظنی، ہمت اور اولوالعزمی، خودداری، خوش رُوئی اور کشادہ پیشانی، کظمِ غیظ، کفِ ید وکفِ لسان، ایثار، معمور الاوقات ہونا، انتظام، اشاعتِ علم و معرفت، خدا اور اس کے رسولؐ کا عشق، کامل اتباعِ رسولؐ۔ یہ مختصراً آپؑ کے اخلاق و عادات تھے۔

آپؑ میں ایک مقناطیسی جذب تھا۔ ایک عجیب کشش تھی۔ رُعب تھا۔ برکت تھی، مؤانست تھی۔ بات میں اثر تھا۔ دُعا میں قبولیت تھی۔ خدام پروانہ وار حلقہ باندھ کر آپؑ کے پاس بیٹھتے تھے۔ اور دلوں سے زنگ خود بخود دُھلتا جاتا تھا۔

بے صبری، کینہ، حسد، ظلم، عداوت، گندگی، حرصِ دُنیا، بدخواہی، پردہ دری، غیبت، کذب، بے حیائی، ناشکری، تکبر، کم ہمتی، بخل، ترش روئی و کج خُلقی، بزدلی، چالاکی، فحش، بغاوت،

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عجز، کسل، ناامیدی، ریا، تفاخر ناجائز، دل دکھانا، استہزاء، تمسخر، بدظنی، بے غیرتی، تہمت لگانا، دھوکا، اسراف و تبذیر، بے احتیاطی، چغلی، لگائی بجھائی، بے استقلالی، لجاجت، بے وفائی، لغو حرکات یا فضولیات میں انہماک، ناجائز بحث و مباحثہ، پُرخوری، کن رسی، افشائے عیب، گالی، ایذا رسانی، سفلہ پن، ناجائز طرفداری، خود بینی، کسی کے دکھ میں خوشی محسوس کرنا، وقت کو ضائع کرنا۔ ان باتوں سے آپ کوسوں دور تھے۔

آپ فصیح و بلیغ تھے، نہایت عقلمند تھے دوراندیش تھے، سچے تارک الدنیا تھے سلطان القلم تھے اور حسب ذیل باتوں میں آپ کو خاص خصوصیت تھی۔ خدا اور اس کے رسول کا عشق، شجاعت، محنت، توحید و توکل علی اللہ، مہمان نوازی، خاکساری۔ اور نمایاں پہلو آپ کے اخلاق کا یہ تھا کہ کسی کی دل آزاری کو نہایت ہی ناپسند فرماتے تھے۔ اگر کسی دوسرے کو بھی ایسا کرتے دیکھ پاتے تو منع کرتے۔

آپ نماز باجماعت کی پابندی کرنیوالے تہجد گزار، دعا پر بے حد یقین رکھنے والے سوائے مرض یا سفر کے ہمیشہ روزہ رکھنے والے، سادہ عادات والے، سخت مشقت برداشت کرنیوالے اور ساری عمر جہاد میں گزارنے والے تھے۔

آپ نے انتقام بھی لیا ہے، آپ نے سزا بھی دی ہے، آپ نے جائز سختی بھی کی ہے، تادیب بھی فرمائی ہے یہاں تک کہ تادیباً بعض دفعہ بچہ کو مارا بھی ہے۔ ملازموں کو یا بعض غلط کارلوگوں کو نکال بھی دیا ہے۔ تقریر و تحریر میں سختی بھی کی ہے۔ عزیزوں سے قطع تعلق بھی کیا ہے بعض خاص صورتوں میں توریہ کی اجازت بھی دی ہے بعض وقت سلسلہ کے دشمن کی پردہ دری بھی کی ہے۔ (مثلاً مولوی محمد حسین بٹالوی کے مہدی کے انکار کا خفیہ پمفلٹ)۔ بددعا بھی کی ہے۔ مگر اس قسم کی ہر ایک بات ضرورتاً اور صرف رضائے الٰہی اور دین کے مفاد کے لیئے کی ہے نہ کہ ذاتی غرض سے۔

بعثت مسیح موعودؑ کی غرض

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز تو محض اس غرض کیلئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے مواقق ہے۔ جو قرآن کریم لایا ہے۔ اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لیئے دروازہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۱۲-۱۳)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپؑ نے جھوٹے کو جھوٹا کہا۔ جنہیں لئیم یا زنیم لکھا وہ واقعی لئیم اور زنیم تھے۔ جن مسلمانوں کو غیر مسلم لکھا وہ واقعی غیر مسلم بلکہ اسلام کے حق میں غیر مسلموں سے بڑھ کر تھے۔

مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آپ کے رحم اور عفو اور نرمی اور حلم والی صفات کا پہلو بہت غالب تھا۔ یہاں تک کہ اس کے غلبہ کی وجہ سے دوسرا پہلو عام حالات میں نظر بھی نہیں آتا تھا۔

آپ کو کسی نشہ کی عادت نہ تھی۔۔۔ کوئی لغو بات نہ کیا کرتے تھے۔ خدا کی عزت اور دین کی غیرت کے آگے کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ آپ نے ایک دفعہ علانیہ ذبّ تہمت بھی کیا۔ ایک مرتبہ دشمن پر مقدمہ میں خرچہ پڑا تو آپ نے اس کی درخواست پر اُسے معاف کر دیا۔ ایک فریق نے آپ کو قتل کا الزام لگا کر پھانسی دلانا چاہا مگر حاکم پر حق ظاہر ہوگیا اور اس نے آپ کو کہا کہ آپ ان پر قانوناً دعویٰ کر کے سزا دلا سکتے ہیں۔ مگر آپ نے درگذر کیا۔ آپ کے وکیل نے عدالت میں اُس کے نسب کے متعلق جرح کرنی چاہی۔ مگر آپ نے اُسے روک دیا۔

غرض یہ کہ آپ نے اخلاق کا وہ پہلو دُنیا کے سامنے پیش کیا جو معجزانہ تھا۔ سراپا حُسن تھے سراسر احسان تھے۔ اور اگر کسی شخص کا مثیل آپ کو کہا جا سکتا ہے تو وہ صرف محمدؐ رسول اللہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور بس۔

آپؑ کے اخلاق کے اس بیان کے وقت قریباً ہر خُلق کے متعلق مَیں نے دیکھا کہ مَیں اس کی مثال بیان کر سکتا ہوں۔ یہ نہیں کہ مَیں نے یونہی کہہ دیا ہے۔ مَیں نے آپ کو اُس وقت دیکھا جب مَیں ۲ دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اُس وقت غائب ہوئے جب مَیں ۲۷ سال کا جوان تھا۔ مگر مَیں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ مَیں نے آپ سے بہتر، آپ سے زیادہ خلیق، آپ سے زیادہ نیک، آپ سے زیادہ بزرگ، آپ سے زیادہ اللہ اور رسولؐ کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دُنیا پر ظاہر ہُوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی۔ اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات سچی کہی تھی کہ "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن"، تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اسی طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ "کَانَ خُلُقُهُ حُبَّ مُحَمَّدٍ وَ اتِّبَاعِهِ" علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم۔ ص ۳۰۵ تا ۳۰۸)

کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دیدہ زیب۔ پختہ رنگ۔ نت نیئے ڈیزائنوں
میں ہر قسم کی سوتی، ریشمی ورائیٹی دستیاب ہے

عبدالرزاق اینڈ محمد اشفاق
کلاتھ ہاؤس
ہول سیل
شریف مارکیٹ دکان ۷۰۶
فیصل آباد

معیاری اور اعلیٰ سویّاں

انعامی سویّاں
بارعایت خرید فرمائیں
دکان ۶۳۶ ملّی کلاتھ مارکیٹ
سابقہ پرانی غلّہ منڈی
فیصل آباد

آپ کے ذوق کے مطابق دیدہ زیب اور پرکشش
زیورات کا مرکز

الحبیب جیولرز
ائیر کنڈیشنڈ
ریل بازار فیصل آباد
فون:- 31139 - Rd
PP - 27322

دیدہ زیب۔ پختہ رنگ۔ نت نیئے ڈیزائنوں
میں سوتی، ریشمی کپڑا خرید فرمائیں

اشرف کلاتھ ہاؤس
جامعہ مارکیٹ
فیصل آباد
ٹیلیفون نمبر ۲۷۲۵۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عبد السمیع خاں۔ ربوہ

فضلِ خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ

ماہ مارچ تاریخ احمدیت کے آئینہ میں

یکم مارچ ۱۹۰۶ء۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) کی ادارت میں قادیان سے سہ ماہی رسالہ "تشحیذ الاذہان" نکلنا شروع ہوا۔

〃 〃 ۱۹۱۸ء۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دفتر ڈاک کا مستقل صیغہ قائم کیا گیا۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ پہلے افسر ڈاک مقرر ہوئے۔

〃 〃 ۱۹۲۵ء۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے "انجمن احمدیہ خدام الاسلام" قائم کی۔

۲ 〃 ۱۸۹۷ء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ولادت ہوئی۔

〃 〃 ۱۹۳۵ء۔ حضرت مصلح موعود نے قادیان میں "دار الصناعت" کا افتتاح فرمایا۔

〃 〃 〃 ۔ مولانا احمد خان صاحب نسیم نے برما میں احمدیہ مشن قائم کیا۔

۳ 〃 ۱۸۹۹ء۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی) کی قائم کردہ "انجمن ہمدردانِ اسلام" کا پہلا اجلاس حضور کی صدارت میں ہوا۔

〃 〃 ۱۹۴۸ء۔ مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مشرق اردن میں مشن قائم کرنے کے لیے پہنچے۔

〃 〃 ۱۹۶۱ء۔ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے نیروبی (کینیا) میں ڈاکٹر بلی گراہم کو روحانی مقابلہ کا چیلنج دیا۔

۴ 〃 ۱۹۱۴ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنے جانشین کے لیے وصیت تحریر فرمائی۔

〃 〃 ۱۹۸۳ء۔ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کا ۶۰واں جلسہ سالانہ شروع ہوا۔

۵ 〃 ۱۹۴۴ء۔ حضرت سیدہ اُمِّ طاہر نے وفات پائی۔

۶ 〃 ۱۸۹۷ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق لیکھرام قتل ہوا۔

〃 〃 ۱۹۳۲ء۔ فلسطین مشن سے سہ ماہی رسالہ "البشارۃ الاسلامیہ" جاری ہوا۔

۷ 〃 ۱۹۲۳ء۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک شدھی کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۷ر مارچ ۱۹۸۰ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ادائیگی حقوقِ طلباء کی سکیم کا اعلان فرمایا۔

۸ر " ۱۹۰۳ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ "سناتن دھرم" شائع ہوا۔

۹ر " ۱۹۰۶ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ "چشمہ مسیحی" شائع ہوا۔

" " ۱۹۰۷ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق امریکہ کا جان الیگزنڈر ڈوئی عبرتناک موت سے دوچار ہوا۔

۱۰ر " ۱۹۳۶ء۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب گجراتی سپین میں احمدیہ مشن قائم کرنے کے لیے میڈرڈ پہنچے۔

" " ۱۹۴۴ء۔ حضرت مصلح موعودؓ نے وقفِ جائیداد کی تحریک فرمائی۔

" " ۱۹۵۴ء۔ مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر حضرت مصلح موعودؓ پر عبد الحمید نامی ایک شخص نے قاتلانہ حملہ کیا۔

۱۱ر " ۱۸۸۶ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماسٹر مرلی دھر کے ساتھ ہوشیارپور میں مباحثہ کیا۔ جو بعد میں "سرمہ چشم آریہ" کے نام سے شائع ہوا۔

۱۲ر " ۱۹۱۷ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار" پوری ہوئی۔

" " ۱۹۲۳ء۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مجاہدین کا پہلا وفد شدھی کے علاقہ میں روانہ فرمایا۔

" " ۱۹۴۳ء۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لیگوس (نائیجیریا) میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔

" " ۱۹۴۴ء۔ حضرت مصلح موعودؓ نے لاہور کے ایک جلسۂ عام میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔

۱۳ر " ۱۸۸۹ء۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی ولادت ہوئی۔

" " ۱۹۰۳ء۔ قادیان میں منارۃ المسیح اور بیت الدعاء کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

" " ۱۹۱۴ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات ہوئی۔

" " ۱۹۸۳ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نویں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱۴ مارچ ۱۹۰۹ء۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا رخصتانہ حضرت نواب محمد علی صاحب کے ساتھ ہوا۔

" " ۱۹۱۴ء۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح الثانی کے منصب پر فائز فرمایا۔

" " ۱۹۱۵ء۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے کولمبو (سیلون) میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

" " ۱۹۷۱ء۔ مولانا ابوبکر ایوب صاحب نے مسجد احمدیہ جکارتا (انڈونیشیا) کا افتتاح کیا۔

۱۵ " ۱۹۵۷ء۔ مسجد احمدیہ دار السلام (تنزانیہ) کا افتتاح ہوا۔

" " ۱۹۶۸ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے تسبیح و تحمید، استغفار، درود شریف کی تحریک فرمائی۔

۱۷ " ۱۹۱۴ء۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد اقصیٰ قادیان میں درس القرآن کا آغاز فرمایا۔

" " ۱۹۲۵ء۔ حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان میں مدرسۃ الخواتین کی بنیاد رکھی۔

" " ۱۹۴۴ء۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات ہوئی۔

۱۸ " ۱۹۰۷ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا "تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"۔

۲۰ " ۱۹۱۴ء۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے زمانہ خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

" " " ۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء خلافتِ ثانیہ کی بیعت نہ کرتے ہوئے لاہور چلے گئے۔

" " ۱۹۵۸ء۔ تفسیر کبیر سورۃ مریم تا سورۃ طٰہٰ پہلی بار شائع ہوئی۔

۲۱ " ۱۹۱۴ء۔ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کا زبردست اشتہار بعنوان "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے؟" شائع ہوا۔

" " ۱۹۵۸ء۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کا افتتاح ہوا۔

۲۲ " ۱۹۸۳ء۔ سولہواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ شروع ہوا۔

۲۳ " ۱۸۸۹ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں پہلی بیعت لے کر جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

" " ۱۹۵۱ء۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد مبارک ربوہ میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر مسجد کا افتتاح کیا۔

۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے دفتر صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

۲۴ " ۱۹۰۷ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا:۔
"اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ" یعنی میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں۔

۲۵ " ۱۹۶۶ء۔ خلافتِ ثالثہ کے عہدِ مبارک کی پہلی مجلس شوریٰ کا آغاز ہوا۔

" " ۱۹۸۳ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو سودی لیاقی نظام سے پاک ہونے کیلئے خطبہ جمعہ کے ذریعہ زبردست تلقین فرمائی۔

۲۶ " ۱۸۸۲ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا "قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ"۔ تو کہہ کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

۲۷ " ۱۹۳۱ء۔ حضرت مصلح موعودؓ نے "تحفہ لارڈ ارون" تصنیف فرمائی۔

۲۸ " ۱۹۳۶ء۔ قادیان میں پہلا اجتماعی وقارِ عمل ہوا۔ جس میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بنفسِ نفیس شریک ہوئے۔

۲۹ " ۱۹۶۰ء۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بروز عید الفطر جامعہ احمدیہ کی موجودہ عمارت کی بنیاد رکھی۔

۳۱ " ۱۹۷۲ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر مسجد کا افتتاح فرمایا۔

زرعی اجناس کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد ادارہ
نیز چاول ٹوٹا اور نکو کی خرید و فروخت بھی ہوتی ہے
فون دکان: ۲۲۷۴۴ — فون ہاؤس ۳۱۲۴۴
اکمل کمیشن شاپ
کمیشن ایجنٹس
۹۱ نیو گرین مارکیٹ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

حضرت حکیم نظام جان کا چشمۂ فیض
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
اور بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ
اب حکیم عبد الحمید رجسٹرڈ درجہ اول
کی زیر نگرانی کام کرتا ہے۔
ربوہ فون ۶۲۵ ؛ گوجرانوالہ نمبر ۴۴۸۴۷

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کے حضور میں

(جناب ڈاکٹر عبدالرشید تبسّم ایم۔اے، پی ایچ ڈی۔ لاہور)

کچھ انساں آج بھی انسانیّت کو چھوڑ دیتے ہیں
حضور! اپنا تعلق وہ خدا سے توڑ دیتے ہیں

ہمارے باغ پر کرتی ہیں یورش بجلیاں اب بھی
ہم اپنی پھونک سے لیکن رُخ اُن کا موڑ دیتے ہیں

جو فن ہم کو سکھایا آپؑ نے وہ خوب کام آیا
کہ ہر ٹوٹا ہُوا دل ہم بعجلت جوڑ دیتے ہیں

لئے پھرتے ہیں ہم درویش، دُنیا بھر کی تقدیریں
جدھر سے شاہ گزریں ہم وہ رستہ چھوڑ دیتے ہیں

پئے جاتے ہیں ہم ساغر پہ ساغر پھر بھی ہیں چوکس
نہ جس میں عکسِ یار اُبھرے وہ مَے ہم چھوڑ دیتے ہیں

سرِ محفل ہمیں تکتے ہیں جو گستاخ نظروں سے
فرشتے آگے بڑھ کے اُن کی آنکھیں پھوڑ دیتے ہیں

خدا جب آخرِ شب جھانک کر تکتا ہے دُنیا کو
جگانے کے لئے یاروں کو ہم جھنجھوڑ دیتے ہیں

ہمارے دَور میں کچھ ناخدا ہیں ڈوبتے یُوں بھی
کہ طوفاں میں وہ خود اپنا سفینہ توڑ دیتے ہیں

اِسی دَورِ خرد میں ہیں کچھ انساں تشنۂ خوں بھی
وہ وحشت میں وجود اپنے کو بھی بھنبھوڑ دیتے ہیں

عجب منظر ہے بڑھتی جا رہی ہے رات کی ظلمت
ستارے ہو کے مجبور اپنی گردش چھوڑ دیتے ہیں

حضور! اِک انقلابِ نَو کی آمد پر ہیں ہم رقصاں
بہ حالِ وجد ہم حلقے سے حلقہ جوڑ دیتے ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پولی پروپیلین ووون بیگز برائے فرٹیلائزر۔ چینی۔ فیڈ وغیرہ
کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
میسرز النصرت بیگز لمیٹڈ
۶۔ کامران اپارٹمنٹ
۷۹۔ فیروز پور روڈ۔ لاہور
فون: ۴۱۵۰۵۵ — ۴۱۵۳۰۸

بنارسی سوٹ، غرارہ سیٹ،
ٹشو، کامدار ساڑھیاں، سوٹ
گرم چادریں و دیگر ملبوسات کیلئے
تشریف لائیں
مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار۔ فیصل آباد
فون نمبر ۲۲۷۴۰
۲۷۷۶۷

مرچ سرخ۔ تخم برسیم و جوار۔ گڑ شکر
اور دیگر زرعی اجناس کی خرید و فروخت
کیلئے
خدمت میں پیش پیش
آپ کا اپنا ادارہ
طارق کارپوریشن رجسٹرڈ کمیشن ایجنٹس
۲۲۸ غلہ منڈی ڈھیکوٹ بازار روڈ فیصل آباد
فیصل آباد فون ۲۴۹۰۵ ربوہ فون ۴۸۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رپورٹ و فیصلہ مجلس افتاء

انسانی اعضاء کی پیوندکاری

(مرسلہ: مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس افتاء ربوہ)

موجودہ زمانے میں پیوندکاری اعضاء کی سائنس نے بہت ترقی کی ہے۔ اور مختلف اعضاء (آنکھیں، گردے، جگر، دل، پھیپھڑے، جلد اور ہڈی وغیرہ) ایک انسان سے دوسرے میں منتقل کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض ایسی جھلیاں جو ردِ عمل نہیں کرتیں، جانوروں سے انسانوں میں پیوند کی جاتی ہیں نیز پلاسٹک کے اعضاء بھی استعمال ہو رہے ہیں۔ خون (جو انسانی جسم کا ایک اہم جزو ہے) کا انتقال کثرت سے کیا جاتا ہے۔

اس قسم کے تمام انتقالات اور پیوندکاری کے مختلف عمل چند بنیادی اصولوں کے مطابق کیے جاتے ہیں جنہیں سمجھنا ضروری ہے۔

اوّل:- یہ کہ پیوندکاری کے لیے جو اعضاء استعمال ہوتے ہیں وہ زندہ حالت میں ہوتے ہیں کیونکہ ایسا عضو جو مُردہ ہو چکا ہو وہ پیوندکاری کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا بلکہ اُس کا استعمال نقصان کا موجب ہوتا ہے۔

کسی جسم پر جب موت وارد ہوتی ہے تو اُس کا دورانِ خون معطل ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں دماغ، دل اور دیگر اعضائے رئیسہ رفتہ رفتہ اپنا کام چھوڑ جاتے ہیں اور ان اعضاء میں موجود توانائی کی رَو جو مختلف آلات کے ذریعے ریکارڈ کی جا سکتی ہے مفقود ہو جاتی ہے۔ لیکن توانائی کی رَو کے ختم ہونے کا یہ عمل بتدریج ہوتا ہے اور جسم کے مختلف اعضاء مختلف اوقات میں مُردہ حالت تک پہنچتے ہیں۔ وہ اعضاء جن کی ساخت پیچیدہ نوعیت کی ہوتی ہے مثلاً دماغ وغیرہ فوری طور پر مُردہ ہو جاتے ہیں بہ نسبت اُن اعضاء کے جن کی ساخت نسبتاً سادہ ہوتی ہے جیسے جلد اور ہڈیاں وغیرہ۔ اس وجہ سے ایک جسم پر موت وارد ہونے کے بعد اُس میں بعض ایسے اعضاء موجود رہتے ہیں جو کچھ مدّت تک جس کی میعاد چند گھنٹوں تک ہوتی ہے زندہ رہنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہیں اور یہی وہ اعضاء ہیں جن کو پیوندکاری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ایسے اعضاء کو مُردہ جسم سے علیحدہ کرنے کے بعد اُن میں موجود زندگی کی رمق کو مصنوعی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذرائع استعمال کر کے ایک لمبے عرصے تک برقرار رکھا جا سکتا ہے جیسے کہ آنکھوں اور خون کے بنک ہوتے ہیں جہاں ان کو محفوظ رکھا جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر مہیا کر دیا جاتا ہے۔

دوم :- دوسرا اہم مسئلہ پیوند کاری میں ردِ عمل کا ہے یعنی جب کوئی عضو ایک انسان میں پیوند کیا جاتا ہے تو اس انسان کا جسم پیوند شدہ عضو کے خلاف اور پیوند شدہ عضو اس انسان کے خلاف ردِ عمل کا اظہار کرتا ہے اور اگر یہ شدید ہو تو پیوند کیا جانے والا عضو مر جاتا ہے دوسری طرف اس انسان کو بھی نقصان پہنچتا ہے جس میں پیوند کیا گیا ہو۔ اس ردِ عمل سے محفوظ رہنے کے لئے چند احتیاطوں کی ضرورت ہے۔

۱- پیوند ہونے والے عضو اور پیوند قبول کرنے والے جسم کی نوع اور ساخت ایک جیسی ہو۔ مثلاً ایک انسان کی اپنی جلد ایک جگہ سے دوسری جگہ پیوند کر دی جائے تو کوئی ردِ عمل نہیں ہوگا۔ اسی طرح ایک ہی انڈے سے جنم لینے والے دو افراد یعنی IDENTICAL توام بچوں میں ایک کا عضو دوسرے کے لگا دیا جائے تو کوئی ردِ عمل نہیں ہوگا۔

اس کے بالمقابل ایک بکری کا گردہ انسان کو لگا دیا جائے تو مندرجہ بالا دونوں قسم کے ردِ عمل شدید طور پر پیدا ہوں گے۔

ایک ہی نوع میں بھی TISSUE TYPE مختلف قسم کے ہوتے ہیں جس طرح کہ خون کے گروپ مختلف ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو اپنے گروپ کا خون تو دیا جا سکتا ہے دوسرے گروپ کا خون دیا نہیں جا سکتا اسی طرح ایک انسان کو اپنی قسم کے TISSUE TYPE کا گردہ تو دیا جا سکتا ہے دوسرا نہیں دیا جا سکتا اور شدید ردِ عمل کی وجہ سے گردہ چند روز میں بیکار ہو جاتا ہے اور گردہ وصول کرنے والے جسم کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

TISSUE TYPING کی سائنس ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہے اور یہ MATCHING بہت مشکل سے ہوتی ہے۔ اور مؤخر الذکر مسئلہ کی وجہ سے زندہ انسانوں سے اعضاء نہیں لئے جاتے بلکہ مُردہ اجسام سے ایسے اعضاء حاصل کئے جاتے ہیں جو کام دے سکیں۔

ردِ عمل مصنوعی اعضاء کے خلاف بھی ہوتا ہے اس لئے سائنسدان کی مسلسل یہ کوشش ہے کہ ایسے مرکبات دریافت کئے جائیں جو جسم میں داخل ہونے کے بعد کسی قسم کا ردِ عمل پیدا نہیں کرتے۔ چنانچہ اس معاملہ میں پلاسٹک کی دریافت کے بعد کافی کامیابی ہوئی ہے اور مصنوعی مرکبات سے انسانی دل کے والو وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔

بعض جانوروں کے اعضاء بھی ادویات کے ذریعے سے اس قسم کے بنا دیئے جاتے ہیں جو انسانی

جسم میں داخل ہونے کے بعد کسی قسم کا ردِ عمل
پیدا نہیں کرتے۔ چنانچہ سؤر کے دل کا والو
VALVE XENOGRAFT کی شکل میں
کثرت سے دل کے خراب والو کو تبدیل کرنے
کے بعد استعمال ہوتا ہے۔

پیوند کاری ایک انتہائی مشکل کام ہے اور
اس کا مقصد ایک شدید بیمار کی جان لیوا بیماری
کو دُور کرنا یا اس کی شدید قسم کی محرومی مثلاً
اندھا پن سے نجات دلانا ہے۔ اس مقصد
کے حاصل کرنے کے لیے کسی مُردہ جسم کے زندگی
کی صلاحیّت رکھنے والے اعضاء کو بیمار جسم میں
منتقل کیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ عضو اس بیمار
جسم میں آنے کے بعد اپنی کارکردگی جاری
رکھیں تو اس کی بیماری دُور ہو جاتی ہے۔

مسئلہ پیوند کاری اعضاء
قرآن و حدیث کی روشنی میں

قرآن کریم سے پیوند کاری کے بارہ میں کوئی
نصّ صریح تو نہیں ملتی تاہم بعض آیات کے وسیع مفہوم
سے اس کے جواز کا استدلال اور استنباط کیا جا سکتا
ہے۔

پیوند کاری کا جواز

۱۔ قرآن کریم میں ہے وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ
وَلَا الْاَمْوَاتُ (سورہ فاطر: ۲۳)
یعنی زندے اور مُردے برابر نہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زندگی کو
موت پر فوقیت حاصل ہے۔ اس مضمون کو
قرآن کریم میں اور بھی کئی جگہ بیان فرمایا
ہے۔ چنانچہ احیائے انسانی کو ایک انتہائی
مستحسن عمل قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔
مَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ
جَمِیْعًا۔ (سورہ مائدہ: ۳۳) یعنی نفسِ واحدہ
کی زندگی کو بھی جس نے بچانے کا عمل کیا گویا
اُس نے تمام انسانوں کو زندہ کیا۔

۲۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا
ان الفاظ میں ذکر کرتا ہے:۔
یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ
(انعام: ۹۶)
یعنی وہ مُردہ میں سے زندہ کو نکالتا ہے۔
بعینہٖ یہی عمل پیوند کاری کے لیے اعضاء
حاصل کرنے کے لیے انسان بھی کرتا ہے۔
اور ایک مُردہ جسم میں سے قوّتِ حیات اور
نامیہ رکھنے والے اعضاء کو انسانی فائدہ
کے لیے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس
"یخرج المیّت من الحیّ" یعنی وہ
زندہ میں سے مُردہ کو نکالتا ہے کا عمل بھی
جراحی کی صورت میں مستقل ہمارے سامنے آتا
رہتا ہے جبکہ انسان ایک زندہ جسم کے مُردہ
عضو کو اپریشن کے ذریعہ نکال کر باہر پھینک
دیتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسئلہ حُرمت و حِلّت

پیوندکاری کے عمل کی حُرمت کے متعلق کوئی قطعی آیت یا حدیث موجود نہیں ہے لیکن اگر بفرضِ محال پیوندکاری کے لئے انسانی اعضاء کا استعمال حرام بھی سمجھا جائے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے تب بھی چونکہ پیوندکاری کا عمل اضطراری حالت میں کبھی تو انسانی جان کو بچانے کے لیے اور کبھی کسی خطرناک قسم کی محرومی کو دُور کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اس لئے یہ عمل آیتِ قرآنی "فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ" (سورہ بقرہ: ۱۷۴) کی استثناء کے تحت آتا ہے اس لیے جائز ہے۔

حدیث نبویؐ سے بھی اضطرار کی حالت میں حرام چیز کے استعمال کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً سونے کا استعمال مرد کے لیے بروئے احادیث حرام ہے لیکن ایک صحابی حضرت عرفجہؓ کی ناک جب لڑائی میں کٹ گئی اور انہوں نے اس کی جگہ چاندی کی ناک لگالی لیکن اس میں بدبو پیدا ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک لگوانے کا ارشاد فرمایا۔ (ترمذی، ابوداؤد، مسند احمد)

آج سے کچھ عرصہ پہلے تک بعض بیماریاں لاعلاج سمجھی جاتی تھیں جیسے گُردوں کے فیل ہونے کی بیماری ہوتی ہے لیکن موجودہ زمانے میں TRANSPLA کے ذریعہ اس بیماری کا انتہائی مجرب علاج نکل آیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث "جَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ" (ابوداؤد) کی صداقت کی ایک درخشندہ مثال ہے۔

اس حدیث کے آخری حصہ "ولا تداووا بحرامٍ" کو ایک اور حدیث نبویؐ "انّ اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرّم علیکم" کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس سے یہ استنباط ہو سکتا ہے کہ پیوندکاری کا عمل جو شفاء دینے میں اتنا مجرب مقام رکھتا ہے حرام نہیں ہو سکتا۔

مُردہ جسم کی تذلیل کا مسئلہ

پیوندکاری پر ایک اعتراض یہ ہے کہ اس عمل سے مُردہ جسم کی تذلیل اس رنگ میں ہوتی ہے کہ کسی عضو کا جسم سے نکالنا مُثلہ کرنے کے مترادف ہے جو اسلام میں منع ہے۔ اس سلسلہ میں واضح ہو کہ مُثلہ کا لفظ مثال سے ہے اور اس کے لغوی معنے ایسی سزا کے ہیں جس سے عبرت حاصل کی جائے اور زمانہ قدیم میں عربوں میں یہ رواج تھا کہ اپنے مقتول دشمن کی لاش کی قطع و برید کے ذریعہ بے حرمتی کر کے انتقام لیتے تھے۔

لیکن پیوندکاری میں اعضاء کی قطع و برید میں کسی قسم کا انتقامی جذبہ یا بے حرمتی کی نیّت نہیں ہوتی بلکہ انسانوں کے فائدہ کے لئے ایسا کام کیا جاتا ہے اور ایسے طریق پر کیا جاتا ہے جس سے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ اعضاء کی یہ قطع و برید چونکہ انسانی فائدہ کے لیے کی جاتی ہے اس لیے حدیث نبویؐ "اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" کی روشنی میں یہ فعل

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مستحسن ہے۔ پھر دیا جانے والا عضو دوسرے جسم میں جا کر کارآمد ہو جاتا ہے اس لئے مرنے والے کے لئے ایک صدقہ جاریہ کے طور پر ثواب کا باعث بھی ہوتا ہے جیسے حدیث نبوی اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ مِنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ سے پتہ چلتا ہے۔

ETHICS

پیوند کاری کے لئے قواعد و ضوابط

انسانی اعضاء کی پیوند کاری اپنے کثیر فوائد کے باوجود ایک انتہائی نازک مسئلہ بھی ہے۔ اور ضروری ہے کہ کچھ قواعد و ضوابط ان اصولوں کی نشان دہی کریں جن کے مطابق یہ کام کیا جائے۔ اس سلسلہ میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ کسی انسان کی موت کے متعلق حتمی اعلان کب کیا جائے؟ کیونکہ جیسے پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ ایک جسم میں بعض اعضاء ایک وقت میں زندگی کی علامات اپنے اندر رکھتے ہیں باوجودیکہ دوران خون رک چکا ہو اور جسم مجموعی طور پر زندگی کو برقرار رکھنے کی اہلیت کھو چکا ہو جسے عرف عام میں موت کہتے ہیں۔ اس کے متعلق قرآن کریم ہماری راہنمائی اس آیت میں کرتا ہے کہ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى (الزمر: ۴۳)

اس آیت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ موت اور نیند دو ایسی کیفیات ہیں جو ایک قسم کی مماثلت رکھتی ہیں اور اگر ہم نیند کے دوران جسم میں ہونے والی تبدیلیوں کا مشاہدہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اس کے دوران تمام انسانی اعضاء دل، پھیپھڑے، گردے، جگر اور عضلات نیز دماغ بھی اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ لیکن دماغ کی کارکردگی پر سب سے زیادہ اثر پڑتا ہے۔ اگر ہم دماغ کی برقی رو کے ریکارڈ کا بیداری اور نیند کے وقت کا جائزہ لیں تو فرق بالکل نمایاں نظر آ جاتا ہے جبکہ دل کا اسی قسم کا ریکارڈ کوئی فرق ظاہر نہیں کرتا۔ ان حقائق کی روشنی میں مندرجہ بالا آیت قرآنی سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ موت جسم کی وہ حالت ہے جب دماغ کا کام عارضی طور کے بجائے مستقل طور پر ماؤف ہو جائے اور زمانہ حال میں طبی سائنس کی رو سے بھی موت کی یہی تعریف ہے۔

موت کی دوسری تعریف "قبض روح" کے الفاظ میں کی جا سکتی ہے جو توفّی کے لفظی معنی ہیں۔ جسم کے ہر عضو میں اللہ تعالیٰ نے ایک برقی رو رکھی ہوئی ہے جو مناسب آلات کے ذریعے سے ریکارڈ کی جا سکتی ہے۔ دل کی برقی رو سے تو اکثر لوگ واقف ہوتے ہیں جو E C G کے نام سے مشہور ہے۔ اسی طرح دماغ کی برقی رو ہوتی ہے، عضلات کی برقی رو ہوتی ہے اور جسم کے چھوٹے سے چھوٹے خلیے کے اندر برقی رو کے پیدا ہونے اور منفی اور مثبت برق کی تبدیلیاں کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ یہ نظام توانائی پیدا کرنے والے ذرات (A T P) کے ذریعے توانائی حاصل کرتے ہیں۔ موت کی صورت میں یہ سارا نظام معطل ہو جاتا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہے۔ ATP کے ذرات توانائی مہیا کرنے اور اسے سٹور کرنے کی استعداد کھو بیٹھتے ہیں۔ خلیے کی باریک جھلی میں برقی رَو کی تبدیلیاں کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور سائنسی اعتبار سے یہ خلیہ کی موت ہے اور قرآنی اصطلاح میں یہ خلیے کی قبض رُوح ہے۔

پھر جب لاکھوں خلیے مل کر جسم کا کوئی نظام بناتے ہیں تو اس نظام کی علیحدگی ایک برقی رَو ہوتی ہے۔ (جیسے دماغ کی رَو EEG اور دل کی رَو ECG) تو کسی نظام کی قبض رُوح اس نظام کی برقی رَو کا مفقود ہونا ہوتی ہے جو وہ نظام زندگی کی حالت میں پیدا کرتا رہتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی نظام کی برقی رَو کے منقطع ہو جانے کی صورت میں اس نظام کا ہر خلیہ بھی اپنی برقی رَو کھو چکا ہو۔ گویا کسی جسم میں قبض رُوح کا عمل بتدریج ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک مکمل جسم کی قبض رُوح ہے، پھر اس جسم کے ہر نظام کی قبض رُوح ہے اور آخر میں ہر خلیہ کی قبض رُوح ہے۔

مندرجہ بالا آیتِ کریمہ کی روشنی میں موت جسم کی وہ حالت ہے جب دماغ کا نظام اپنی قبض رُوح کے بعد مستقل طور پر معطل ہو جائے جسے سائنسی اصطلاح میں EEG کا تعطل کہا جاتا ہے۔ جب ایسا ہو جائے تو اس وقت جسم میں سے بعض اعضاء اگر وہ کارآمد ہوں تو نکالے جا سکتے ہیں۔

ایک اندیشہ یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص نے موت کے بعد اپنے اعضاء کو دوسرے کے فائدے کے استعمال کے لیے نکالنے کی وصیت کی ہوئی ہو تو ممکن ہے کہ عضو کو نکالنے کے لالچ میں اس انسان کی موت سے پہلے ہی جسم کی قطع و برید شروع کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں واضح ہو کہ اسلامی معاشرے میں اخلاقیات کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور اگر یہ بنیاد قائم رہے تو مندرجہ بالا اندیشہ بعید از قیاس ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی انسان کو اپنے جسم میں سے کسی عضو کو موت کے بعد یا اس سے پہلے پیوند کاری کے لیے دینے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جسم چونکہ انسان کی ملکیت نہیں ہے صرف خدا کی عطا کردہ امانت ہے اس لیے ایسا حق حاصل ہی نہیں، نہ موت سے قبل اور نہ موت کے بعد۔ قرآن کریم مومنوں کی ایک علامت بیان فرماتے ہوئے کہتا ہے کہ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (سورہ حشر: ۱۰) یعنی مومن ایثار کا ایسا نمونہ دکھاتا ہے جو ایک چیز کا خود ضرورت مند ہونے کے باوجود اپنے بھائی کے لیے دے دیتا ہے۔ چنانچہ ایثار کے نتیجے میں اگر کوئی شخص اپنے جسم کا ایسا عضو جس کے بغیر تندرست زندگی گزارنا ممکن ہو دے سکتا ہے تو وہ موت کے بعد بھی دے سکتا ہے۔

اگر بفرضِ محال یہ مان لیا جائے کہ انسان کو ایسا حق موت کے بعد حاصل نہیں ہے اور ایسی وصیت کرنا یا اعضاء کو موت کے بعد دینا ناجائز ہے تو درج ذیل حدیث اس سلسلہ میں راہنمائی کرتی ہے۔ بخاری کتاب الانبیاء میں ایک یہودی کا واقعہ آتا ہے کہ اُس نے موت کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بعد اپنے جسم کو جلا دینے اور ہڈیوں کا سفوف بنا کر ہوا اور پانی میں بکھیرنے کی وصیت کی اور جب اللہ تعالیٰ نے اُس سے پوچھا کہ تُو نے ایسا کیوں کیا تو اُس نے کہا کہ تیری خشیت کی وجہ سے کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف فرما دیا۔ گویا خشیتِ الٰہی اور نیک نیت کی وجہ سے ایک بظاہر ناپسندیدہ امر بخششِ الٰہی کا باعث بن گیا۔

اسی طرح مخلوق کی خدمت کی نیّت سے کی جانے والی وصیّت باعثِ ثواب ہوگی۔ جہاں تک حقِّ وصیّت اور ملکیت کا تعلق ہے یہ صحیح ہے کہ انسانی جان اور اموال کی حقیقی ملک تو خدا کی ہے اور انسان اس میں ناجائز تصرّف نہیں کر سکتا لیکن اسے تصرّف کا جتنا حق اپنے مال پر ہے اس کے برابر ہی حق اپنے جسم پر بھی ہے۔ جیسا کہ آیتِ قرآنی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (سورہ توبہ: ۱۱۱) سے ظاہر ہے کہ خدا نے جنّت کے عوض مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال خرید لیے۔ اگر انسان کو اپنے نفس پر ملکیت کا حق ہی نہ ہو تو کیسا خریدنا اور کیسا بیچنا؟

پس اس آیت سے انسان کے اپنے مال کی طرح اپنے جسم پر بھی ایک حقِ ملکیت کا پتہ چلتا ہے۔ گو ناجائز تصرّف کی اجازت نہیں جیسے مال کا اسراف منع ہے اور خودکشی حرام ہے۔ پس

مجلس افتاء کو سب کمیٹی کی اس رپورٹ سے اتفاق ہے چنانچہ مجلس افتاء نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس رپورٹ سے مستنبط مندرجہ ذیل نتائج کے منظور کیے جانے کی سفارش کی۔ جسے حضور نے منظور فرمایا ہے:-

۱۔ پیوند کاری کا عمل بصورتِ اضطرار بطورِ علاج جائز ہے۔

۲۔ اس عمل کے لیے اعضاء کا لینا اور دینا جائز ہے۔

۳۔ اعضاء کے دینے کی وصیت کرنا ایک کارِ ثواب اور صدقہ جاریہ ہے۔

۴۔ اس طرح کے عمل کے لیے انسان کے مُردہ جسم کے کسی عضو کے کاٹنے سے مُردہ کے جسم کی تذلیل نہیں ہوتی۔

۵۔ پیوند کاری میں بعض امور جن کی احتیاط ضروری ہے اور ان امور کی سب کمیٹی کی رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے مثلاً یہ کہ موت کب واقع ہوتی ہے، موت کے پہلے اور بعد کس طرح اعضاء دوسرے کے فائدہ کے لیے دیئے جا سکتے ہیں یا مثلاً موت اس وقت واقع ہوتی ہے جب دماغ کی کارکردگی معطل ہو جائے۔ اسی طرح اعضاء کی قطع و برید اس کے سائنسی ثبوت کے بعد ہی کی جا سکتی ہے اور اس میں تقویٰ کو مدِّنظر رکھنا ضروری ہے۔

۶۔ زندگی میں وہی عضو ایثار کے طور پر دیئے جا سکتے ہیں جن کے بغیر دینے والے کی تندرست زندگی کا امکان غالب ہو۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کراچی کے احباب بیکری کی تمام اشیاء کیلئے ہمارا نام یاد رکھیں۔ تازہ ڈبل روٹی، کیک، پیسٹری، بسکٹ۔
ہر طرح کے پیٹیز، کریم رول، فروٹ کیک، پلین کیک۔

آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

سلیم پلازہ۔ یونیورسٹی روڈ

کے۔ڈی۔اے بس اسٹاپ۔ کراچی

فون ملبار بیکری :— ۴۱۰۲۰۹

انوار بک ڈپو

کراچی کے احباب اسکول اور کالج کی کتابوں کے لیے ہمارا نام یاد رکھیں۔ ہر طرح کی اسٹیشنری بھی مہیا ہوتی ہے۔ نیز ڈائجسٹ، ہر طرح کے اخبار بھی موجود ہوتے ہیں۔ خدمت کا موقع دیں!

دکان نمبر۱۔ D/۱۰/۴

فون دکان :— ۴۸۱۹۴۰

مین بازار۔ ڈرگ کالونی نمبر۸

کراچی نمبر ۲۵

خوبصورت معیاری کنسٹرکشن کے لیے

ہم سے رجوع کریں

ہمارا کام ہی ہمارا نام ہے

دعاؤں کا طالب

ارشد فاروق مغل

R 320 / سیکٹر 15-A-2

بفرزون، نارتھ کراچی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵ بی انارکلی لاہور۔ فون ۳۲۴۴۴۸

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی نرخوں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں، سُوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال ہاؤس ۸۵ بی انارکلی لاہور

انگریزی ادویات ٹیکہ جات ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص ۔۔ مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد

نیز کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کی جملہ ادویات بھی حاصل فرمائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجھے آپ کی تلاش ہے

کیا آپ

- کراچی میں رہتے ہیں
- بے روزگار ہیں یا باروزگار ہیں
- اپنی آمدنی شروع کرنا چاہتے ہیں یا بڑھانا چاہتے ہیں
- فروخت کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں

تو

مجھ سے ذاتی طور پر ملیں

ملک عزیز احمد ۴۱۔A بلاک ۳ گلشن اقبال۔ کراچی

(سیلز مینجر اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن پاکستان)

خوشخبری

نیو اسٹنڈرڈ ووڈ ورکس

دروازے، کھڑکیاں، چوکھٹ، فرنیچر، پارٹیشن، فلش ڈور نیز لکڑی کا ہر قسم کا کام مکانوں کا رنگ روغن، اسپرٹ پالش کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ ہر کام کی مکمل گارنٹی اور وقت کی پابندی ہمارا نصب العین ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ پروپرائٹر ولی محمد

پتہ:۔

ایچ ۲۹ کمرشل ایریا نزد مسلم کمرشل بنک رفاہِ عام سوسائٹی ملیر ہالٹ۔ کراچی ۴۳

نیو کار پیلس

کراچی کے احباب ہر طرح کی نئی اور ری کنڈیشنڈ کار، جیپ اور پک اپ وغیرہ کے لیے ہم سے رابطہ قائم کریں۔ نیز کرائے پر بھی کار حاصل کی جا سکتی ہے۔

ایس۔ ٹی ۱/ ۶-۱۰۴ بلاک ۱۵ فیڈرل بی ایریا۔ راشد منہاس روڈ نزد گلشن اقبال پل

کراچی۔ ۳۸

پروپرائٹر:۔ اے رزاق قریشی

فون رہائش:۔ ۶۸۴۶۶۸ فون دفتر:۔ ۶۸۳۹۸۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(جناب سید یزدانی جالندھری۔ لاہور)

دیکھتے ہی دیکھتے اِک انقلاب آیا تو ہے
پھر کتابِ دہر میں اِک تازہ باب آیا تو ہے

ہڑبڑا کر کوئی جاگا، کوئی متبسّم اُٹھا
کچھ بھی ہو تعبیر، سب کو ایک خواب آیا تو ہے

اِک سکوتِ مرگ تھا طاری جہاں پر دیر سے
آج ہر سُو زیست پرور اضطراب آیا تو ہے

پھر پہن لی ہے عبا ہر اِک فقیہہِ شہر نے
ہونٹ پر ذکرِ صواب و ناصواب آیا تو ہے

ہیکلوں میں پھر چھڑا قصّہ صلیب و دار کا
قتل گہہ میں کوئی داؤد انتساب آیا تو ہے

نظمِ انسانی کی ناکامی کا ہے اب اعتراف
خلق کو آخر شعورِ احتساب آیا تو ہے

رہنمایانِ سیاست ہو چکے ناکام سب
دہر کو اس بے حسابی کا حساب آیا تو ہے

عشق نے میداں میں للکارا تھا ساری خلق کو
اس پہ آگے ایک مردِ کامیاب آیا تو ہے

ہر طرف ظلمت ہے یزدانی! زمانے پر محیط
لیکن اس میں اِک پیامِ آفتاب آیا تو ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تقریبِ الوداع واستقبال

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عشاء سرائے خدمت میں مکرم و محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے جانے والے اور نئے شامل ہونے والے مہتممین کرام کے لئے ایک تقریبِ الوداع واستقبال منعقد کی گئی۔

تلاوتِ قرآن کریم مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے کی اور سپاسنامہ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پیش کیا جس میں مندرجہ ذیل رخصت ہونے والے مہتممینِ کرام کی خدمات کو خراجِ تحسین اور دلی دعاؤں کا ہدیہ پیش کیا گیا۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب مہتمم خدمتِ خلق۔ ۲۔ مکرم قریشی عبدالجلیل صاحب مہتمم بیرون ۳۔ مکرم محمد اسلم صاحب شاد منگلا مہتمم تربیت۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب محاسب اور ۵۔ مکرم محمد اشرف صاحب اسحاق معتمد۔

الوداع ہونے والے اِن احباب نے شکریہ ادا کیا اور درخواستِ دعا کی۔

نئے شامل ہونے والے مندرجہ ذیل احباب کو خوش آمدید کہا گیا اور ان کے لئے مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا ہونے کی دعا کی گئی۔

۱۔ مکرم شمیم پرویز صاحب مہتمم وقارِ عمل۔ ۲۔ مکرم انعام الحق صاحب کوثر مہتمم تربیت۔ ۳۔ مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی مہتمم تحریکِ جدید۔ ۴۔ مکرم سید خالد احمد صاحب مہتمم مقامی۔ ۵۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد مہتمم بیرون۔ اور (۶) خاکسار نذیر احمد خادم معتمد۔

محترم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی صدر مجلس کی درخواست پر تقریب میں تشریف لائے اور انہوں نے صدر محترم کے ارشاد پر قیمتی نصائح فرمائیں۔ صدر محترم نے بھی بعض نہایت اہم امور کی طرف ممبرانِ عاملہ کو توجہ دلائی۔

بالآخر دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نذیر احمد خادم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبارِ مجالس

آگے قدم بڑھائے جا!

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

- غازی آباد (لاہور) ۱۶ دسمبر ۱۹۸۳ء۔ حاضرین کی تعداد ۸۹ تھی۔
- گلگشت کالونی (ملتان) ۱۸ دسمبر ۱۹۸۳ء ۳۰ خدام اور ۱۷ اطفال
- مالو کے بھلی (سیالکوٹ) ۱۸ دسمبر ۱۹۸۳ء
- نبی سر روڈ۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۳ء
- چک $\frac{45}{R.B}$ (شیخوپورہ) ۱۸ دسمبر ۱۹۸۳ء
- کنزی (تھرپارکر) ۲۰ دسمبر ۱۹۸۳ء۔ حاضرین کی تعداد ۸۰۔
- مغلپورہ (لاہور) ۱۶ دسمبر ۱۹۸۳ء کو سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر تقریری مقابلہ ہوا۔

متفرق امور

سکھر

مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۳ء کو مسجد بلال سکھر میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ وقارِ عمل ہوا۔ اسی دن مجلس خدام الاحمدیہ سکھر کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ جس میں ۱۶ خدام، ۷ انصار اور ۲ اطفال نے شرکت کی۔

کنزی (تھرپارکر)

۱۳ جنوری کو ایک مثالی وقارِ عمل کیا گیا۔ تقریباً آدھ فرلانگ سڑک جس میں کافی گڑھے تھے پُر کیئے گئے۔ اور اس وقارِ عمل میں ۴۰ خدام اور ۲۵ اطفال نے شرکت کی۔

بہاولپور

مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۸۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور نے سوا گھنٹہ تک بیت الذکر اور سڑک پر وقارِ عمل کیا۔ اور گڑھوں کو مٹی سے پُر کیا گیا۔ اور گندگی کے ڈھیروں کو ختم کیا گیا۔ وقارِ عمل میں خدام کی حاضری ۲۰ فیصد اور اطفال کی حاضری ۶۵ فیصد تھی۔ اختتام پر تمام خدام و اطفال میں کیتلو تقسیم کیے گئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اقبال پورہ (سانگلہ ہل)

مورخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۸۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ محلہ اقبال پورہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ نے ایک دوستانہ فٹ بال میچ مرڈ چک ۴۵ سانگلہ ہل کے ساتھ کھیلا۔ جس میں سانگلہ ہل ۳ گول سے جیت گیا۔ نیز چک مذکورہ اور چک ۱۷ اچھور کی مجالس کے ساتھ بیت بازی اور تلاوت کے مقابلے ہوئے۔ ان میں تینوں مجالس کے ۳۰ر خدام اور اطفال شریک ہوئے۔

سانگلہ ہل (شیخوپورہ)

مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۸۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ سانگلہ ہل کے ۹ خدام اور ۱۵ر اطفال نے سانگلہ ہل سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں چک ۱۱۳ گل تک سائیکل سفر کیا۔ وہاں نماز جمعہ ادا کی گئی اور خدام و اطفال کے مابین بیت بازی اور تلاوت کے مقابلے کروائے گئے۔ نیز چک ۱۱۳ گل میں ایک مثالی وقار عمل کیا گیا جس میں ۲۷ر خدام اور ۳۶ر اطفال نے دو گھنٹے تک ۶۰ فٹ لمبے راستے پر مٹی ڈالی۔

فیصل آباد

مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۸۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مکرم و محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے کی۔ آپ نے عہدیداران کو کارکردگی کی بنا پر انعامات عطا فرمائے اور آخر پر خدام کو نصائح فرمائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام
۳۰ ویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۱۹۸۴ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ر تا ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء ایوانِ محمود ربوہ میں ۳۰ ویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے (انشاء اللہ العزیز)۔

قائدینِ مجالس، قائدینِ اضلاع و علاقہ اس کلاس میں بلا استثناء ہر مجلس کی نمائندگی کروانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور بھرپور جدوجہد سے کام لیں اور ہر مجلس کے نمائندگان کی فہرستیں مرکز میں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

محمود احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

هُوَ النَّاصِرُ

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز
انٹرنیشنل

فون: ۶۸۵۵۱۱

بازارِ فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

کراچی کے احباب کیلئے خوشخبری

گیس اپلائنسز۔ گیزرز۔ کُکنگ رینج۔

اور

بجلی کی اشیاء حاصل کرنے کیلئے رجوع کریں

پروپرائٹر: چوہدری عبدالرشید

• سٹار گیس اینڈ الیکٹرک سنٹر
• سردار کمپلیکس۔ شاپ نمبر ایس۔۶
• مین راشد منہاس روڈ۔ گلشن اقبال کراچی

گھر کا فون نمبر: ۴۶۳۷۹۲

کراچی کے احباب کے لئے

خالص معیاری زیورات بنانیوالے

احمد گولڈ سمتھ

ون سی (1-C) بس سٹاپ نمبر ۳

قصبہ کالونی کراچی

پروپرائٹر: کمال احمد

کراچی کے احباب ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ پوری ذمہ داری کے ساتھ ہر طرح کے میڈیکل ٹیسٹ کیئے جاتے ہیں۔ خون، پیشاب، پاخانہ نیز دیگر ٹیسٹ وغیرہ۔ ایکسرے کی سہولت بھی حاصل ہے۔ غرباء کے واسطے خاص رعایت بھی دی جاتی ہے۔

(پتہ) عظیم ایکسرے سنٹر علی گوٹھ کالونی مین روڈ اورنگی ٹاؤن کراچی

پروپرائٹر: ڈاکٹر شبیر احمد شاد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت بر وفات چوہدری احمد دین صاحب چٹھہ

مکرم چوہدری احمد دین صاحب چٹھہ ۸۰ سال کی عمر میں ۷ ارنومبر ۱۹۸۳ء کو بمقام گوٹھ عبدالسلام عمر وفات پاگئے اور اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ نے اپنے بھائیوں میں سے سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔ آپ ہمیشہ خود اور اپنی اولاد کو بھی نماز باجماعت کی پابندی اور خدمتِ دین میں سرگرم رکھتے تھے اور دعوت الی اللہ کے کام میں پورے تعہد کے ساتھ مصروف رہے۔ آپ نے تقسیمِ ملک سے قبل متعدد مذاکرات اور مناظروں کا اہتمام کیا۔ جن کے نتیجے میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے افراد اور خاندان احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ سالہا سال تک جماعت احمدیہ چک $\frac{184}{7\text{-}R}$ کے سیکرٹری مال کے طور پر احسن رنگ میں کام کرتے رہے۔ آپ کو کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ، الفضل اور تمام رسائل کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ آخری عمر میں جب نظر کمزور ہو گئی تو اپنے بچوں سے کتب سلسلہ اور الفضل سنا کرتے تھے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات سنتے اور پڑھتے تو اکثر آپ پر رقت طاری ہو جاتی تھی اور آپ کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔

آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم منیر احمد صاحب بسمل ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے واقفِ زندگی ہیں اور اس وقت نائیجیریا میں فریضہ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ ان سے بڑے بیٹے مکرم نذیر احمد صاحب خادم ہیں اور معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور دو بڑے بیٹے گوٹھ عبدالسلام عمر میں مقیم ہیں۔ مرحوم چوہدری صاحب کے ایک بھائی مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب چک $\frac{184}{7\text{-}R}$ کے نمبردار اور جماعت کے صدر ہیں۔ اور دوسرے بھائی چوہدری محمد عبداللہ صاحب بمقام ٹاہلی ضلع تھرپارکر میں رہتے ہیں۔ مرحوم بزرگانِ سلسلہ کی بے حد عزت کرتے تھے اور اُن کے ساتھ اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔

ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم نذیر احمد صاحب خادم معتمد مرکزیہ، مکرم منیر احمد صاحب بسمل مبلغ نائیجیریا اور مکرم چوہدری احمد دین صاحب مرحوم کے دونوں بڑے بیٹوں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چٹھہ اور مکرم مسعود احمد صاحب چٹھہ اور مرحوم کی ہمشیرہ صاحبہ اور چاروں صاحبزادیوں اور دیگر لواحقین سے مرحوم کی وفات پر دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے اور مرحوم کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

ہم ہیں اراکینِ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا

Monthly KHALID RABWAH

Regd. No..L5830 EDITOR MUNIR AHMAD JAVED MARCH 1984

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اور اس کی آئندہ ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دیگا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اُس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائیگا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ اُن کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے دُنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے